ذرا نم ہو -----
زندگی بدلنے والے جملے
قاسم علی شاہ

ذرا نم ہو......

قاسم علی شاہ

520-اے، گلشنِ راوی، لاہور

رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ (سورۂ طٰہٰ، ۱۱۴)

"اے میرے رب! مجھے علم میں اور بڑھادے۔"

کتاب کا نام	—	ذرا نم ہو......
مصنف	—	قاسم علی شاہ
ناشر	—	چوہدری کاشان طارق
پروڈکشن مینیجر	—	محمد ابصار
مطبع	—	وقاص جاوید پرنٹرز
قانونی مشیر	—	چوہان لاء ایسوسی ایٹس
سن اشاعت	—	نومبر 2017ء
تعداد	—	1000
قیمت	—	-/300روپے

520 A, Gulshan e Ravi, Lahore.
Contact : 03008475843
03404235023

انتساب

اپنے دوست
علی عباس
کے نام

ذرا نَم ہو تو......

حضرت واصف علی واصفؒ کا ایک شعری مجموعہ ہے، ''شب چراغ''۔ اُس میں ایک نظم کا عنوان ہے...... ''میں کون ہوں، بادِل ہوں'' اس نظم کے ایک بند میں آپؒ اپنے فیض رساں مزاج اور جوہر کو اس طرح قلم بند کرتے ہیں:

میں جام ہوں میں ساقی
فانی ہوں نہ میں باقی
منزل مری آفاقی

میں کون ہوں، بادل ہوں

طوفان ہوں ساحل ہوں
رستہ ہوں کہ منزل ہوں
میں واصفِ بادل ہوں

میں کون ہوں، بادل ہوں

معنوی تقویم کے مطابق پانی علم کا استعارہ ہے اور ساقی مرشد و مربی کا! ساقی کی نظر اس سرزمینِ دل کی طرف پڑی تو اسے زرخیز پایا۔ پس واصفِ بادل نے اسے ذرا سا نم کر دیا۔ آنکھ ہو یا مٹی...... ذرا سی بھی نم ہو جائے تو زندگی نمو پانے لگتی ہے۔ زندگی کے دو پہلو ہیں۔ ایک ظاہری اور ایک باطنی! ہم ظاہری زندگی کے ساتھ ساتھ ایک باطنی زندگی بھی بسر کرتے ہیں۔ ظاہری زندگی کا تعلق جسم، اشیا اور الفاظ کے ساتھ ہے...... باطنی زندگی روح، تصورات اور معانی و مفاہیم کے

ساتھ متعلق ہے۔ ظاہری زندگی بغیر تگ و دَو کے بنی بنائی مل سکتی ہے لیکن باطنی زندگی ہمیں دریافت کرنا ہوتی ہے۔ باطنی زندگی کا تعلق ہمارے مقصد کی دریافت کے ساتھ ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ ایک شخص باطنی زندگی بسر کر رہا ہو اور اپنے مقصدِ زندگی سے تا حال آگاہ نہ ہو۔ خود شناس آدمی سب سے پہلے ایک فرض شناس آدمی ہوتا ہے۔ ہمیں زندگی کے بعد بھی زندہ رکھنے والی چیز ہمارا مقصد ہے۔ ہمارا مقصدِ حیات ہمیں حیات کے بلند تر درجوں پر فائز ہستیوں سے ایک تعلق عطا کرتا ہے...... اور وہاں دُوری کو بھی قریب سے تعلق ہے۔ درحقیقت قربت معنوی قربت کو کہتے ہیں۔ وگرنہ ظاہری قربت سنگ وخشت اور متولیوں مجاوروں کو بھی حاصل ہوتی ہے۔ حضرت واصف علی واصفؒ کا فرمانِ بے بدل ہے کہ آل والے وہ ہیں جو خیال والے ہیں۔ اِس اعتبار سے دیکھا جائے تو قاسم علی شاہ، آل اور خیال دونوں رازوں کا امین نظر آتا ہے۔ خیالِ واصفؒ قاسم علی شاہ کو تحریر اور تقریر کے پَر لگا کر اُڑا رہا ہے۔ ساقی کی چشمِ عنایت ہے کہ یہ نوجوان واصفی فکر کو معاشرے کے تعلیم یافتہ طبقے کے سامنے پیش کرنے کا ہنر سیکھ چکا ہے۔ اس کا ایک فکری سفر ہے، جو دیکھتے ہی دیکھتے روحانی بنتا جا رہا ہے۔ فکری سفر کو روحانی سفر میں ڈھلنے میں کچھ دیر نہیں لگتی۔ سارا سفر اندر ہی اندر طے ہو جاتا ہے۔ اخلاص ہمارے ظاہری سفر کو باطنی سفر بنانے کی قدرت رکھتا ہے۔ نیت کو شفاف ہونے میں جتنی دیر لگتی ہے، بس اتنی ہی دیر میں ایک بھلا چنگا عام آدمی، عام سی زندگی بسر کرتے ہوئے، فکر کی وادی سے گذرتا ہوا فقر میں داخل ہو جاتا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں:

فکر + تزکیہ = فقر

کسی نیک اور بے لوث مقصد کو اگر محنت اور استقامت میسر آجائے تو منزل کی خوشبو آغازِ سفر ہی سے ہمراہ ہو جاتی ہے۔ مقصد اگر بے لوث خدمتِ خلق

ہو، نسلِ نو کی فکری آبیاری ہو، علم و عمل کی یکجائی ہو...... تو فطرت کی نادیدہ قوتیں نامعلوم اور غیر محسوس زاویوں سے نکل کر مدد کے لیے آمادہ ہی نہیں کمربستہ بھی ہو جاتی ہیں۔ درحقیقت قوانینِ فطرت میں یہ کلیہ اَزل سے طے ہے کہ تمام فطری قوتیں، نوعِ انسانی کے دکھ درد دور کرنے والوں کی معاونت کریں گی۔ سب سے بڑا دکھ عدم معرفت ہے۔ یہ انسانی روح کو لاحق ایک دکھ ہے۔ اس کا مداوا کرنے والے لوگ فقیر، درویش اور صوفی کہلاتے ہیں۔ دراصل روحانی اور اخلاقی بیماریاں...... جسمانی بیماریوں سے کہیں بڑھ کر جان لیوا ہوتی ہیں۔ جسمانی بیماریاں ایک فرد کی جان کے لیے خطرہ ہیں تو اخلاقی بیماریاں پوری قوم کی زندگی کو خطرے میں ڈال دیتی ہیں۔ حکم خداوندی ہے: ''جس نے ایک فرد کی جان بچائی اس نے گویا پوری انسانیت کی جان بچائی۔''

قاسم علی شاہ نے اپنی تحریروں اور تقریروں سے جوان لہو کو گرمایا ہے...... نوجوان نسل کے فکر و شعور کے آنگن میں امید کے دیپ جلائے ہیں۔ دھرتی کو بانجھ پن سے بچانے کے لیے جدوجہد کرنے والوں میں قاسم علی شاہ کا نام بھی لکھا جائے گا۔ تعجب نہیں کہ کارخانۂ قدرت کی تعمیری قوتیں اس کے ہمراہ ہیں۔ بہت سی دعائیں اس کے ہمراہ ہیں...... یہ اکیلا نہیں چل رہا...... یہ خود ایک قافلے کا حصہ ہے...... اور ایک فکری قافلہ ہے، جو اس کے ہمرکاب ہے۔ پس اس کی نئی کتاب کا آغاز...... اس کے لیے منزلِ بے نام کا راہی بننے کی دعا کے ساتھ!

ہم منزلِ بے نام کے راہی ہیں اَزل سے
تو تذکرۂ حُسنِ مقامات میں گم ہے
(واصفؒ)

ڈاکٹر اظہر وحید (مصنف، مدیر، کالم نگار)

گھنا درخت

ایک گھنے پھل دار درخت سے اللہ کی بے شمار مخلوق اپنی اپنی ضرورت اور حیثیت کے مطابق کوئی نہ کوئی فائدہ اُٹھاتی ہے۔ کوئی تپتی دھوپ میں اُس کی چھاؤں سے راحت اُٹھا رہا ہوتا ہے تو کوئی اُس کے پتوں سے اپنا فائدہ لے رہا ہوتا ہے۔ کوئی اُس کا پھل کھا کر اپنی بھوک کو مٹاتا ہے تو کوئی دوسرا اُس کی لکڑی سے اپنا نفع ڈھونڈتا ہے۔ دیکھا جائے تو یہ درخت اللہ کی مخلوق کی بے لوث خدمت گزاری کا نمونہ نظر آتا ہے۔

مجھے تو بعض اوقات ایسا لگتا ہے کہ قاسم علی شاہ نے بھی کسی ایسے ہی درخت سے اللہ کی مخلوق کی بے لوث خدمت کا سبق سیکھا ہے۔ کوئی اِن کی زندگی تبدیل کر دینے والی تحریروں سے اپنی چھپی ہوئی صلاحیتیں اور کامیابی کے عناصر دریافت کر رہا ہے تو کوئی اِن کی زندگی کو خوبصورت بنا دینے والی تقریروں سے استفادہ کر رہا ہے۔ کوئی اِن کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کا نچوڑ پیش کرنے والے اقوال سے اپنے لیے نئی جہت اور حوصلے کا سامان پیدا کر رہا ہے تو کوئی دوسرا اِن کی شفقت اور پیار بھری کاؤنسلنگ سے اپنی زندگی کا دھارا تبدیل کرتا ہے اور سب سے دلچسپ بات یہ کہ قاسم علی شاہ یہ سارا کام ایک پیشہ وَر آدمی کی طرح دھن دولت کمانے کیلئے نہیں بلکہ ایک بے لوث انداز میں کر رہے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ قدرت نے اپنی مخلوق کی خدمت کیلئے انہیں اِس کام پر لگایا ہوا ہے، اور اِس بات

کے ثبوت کے طور پر ہم یہ حقیقت پیش کر سکتے ہیں کہ شاہ صاحب بنیادی طور پر انجینئر نگ اور ٹیکنالوجی کے طالب علم تھے۔ انجینئر نگ کے دوران انہوں نے تعلیم اور تربیت کے مقدس کام کو اپنے لیے منتخب کیا۔ لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ کی ذات نے شاہ صاحب کو انجینئر نگ کے شعبہ سے نکال کر اپنی مخلوق کی خدمت پر لگا دیا۔

انسان کی زندگی میں کئی دفعہ ایسے نشیب و فراز آتے ہیں کہ جب ایسے لگتا ہے کہ شاید اُس کی زندگی کے سرکٹ سے کوئی تار علیحدہ ہو گئی ہے اور اُس کے نتیجے میں اس کی زندگی بڑی بے رنگ اور بے لذت سی ہو جاتی ہے۔ قاسم علی شاہ کو قدرت نے اِس خوبی سے نوازا ہے کہ وہ بالکل غیر محسوس طریقے سے اُس شخص کی زندگی کے سرکٹ کا نکلا ہوا تار جوڑ کر دوبارہ سرکٹ مکمل کر دیتے ہیں اور نتیجتاً اُس شخص کی زندگی میں دوبارہ وہی رنگ اور وہی لذت پیدا ہو جاتی ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ بعض اوقات کسی کا بولا ہوا ایک جملہ یا کسی کا لکھا ہوا ایک قول انسان کی زندگی کا رُخ بدل دیتا ہے اور انسان کو سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے کہ کیا واقعی زندگی کا ایک پہلو یا سوچنے کا ایک انداز یہ بھی ہے!

زیرِ نظر کتاب بھی اپنے اندر علم اور دانش کے بے شمار ایسے موتی سمیٹے ہوئے ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اِس کتاب کا قاری اپنی اپنی ضرورت اور حیثیت کے مطابق اِس سے ضرور مستفید ہو گا اور یہ کئی لوگوں کی زندگی کا دھارا تبدیل کرنے کا باعث بنے گی اور اُنہیں نئے زاویے سے سوچنے پر مجبور کر دے گی۔

عبدالغفار قیصرانی

(پولیس آفیسر، کالم نگار)

اُمید اور یقین کا لنگر

قاسم علی شاہ ایک شخص نہیں بلکہ ایک تحریک کا نام ہے جو مخلوقِ خدا میں امید اور یقین کا لنگر تقسیم کرنے کی ڈیوٹی باہ احسن سرانجام دے رہے ہیں۔ روحانیت، نفسیات، سماجیات، بشریات اور ان جیسے کئی علوم پر دسترس رکھنے اور انہیں لوگوں کے فائدے کیلئے استعمال کرنے والے اس شخص پر اللہ کریم کا خاص فضل ہے۔ ان جیسے لوگ اس دور میں کہ جب ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے، قدرت کی طرف سے مخلوق کیلئے باعث رحمت بن کر آتے ہیں۔ یہ اخلاص سے بھری کاوشوں کا سہرا اپنے سر پر سجانے کی بجائے یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ''ہم سب اپنے والدین، اپنے اساتذہ اور اپنے دوستوں کے مقروض ہیں۔ ہمیں یہ قرض دوسروں پر احسان کر کے اُتارتے ہیں۔'' شاہ جی یہ قرض معاشرے کے دھتکارے ہوئے لوگوں کو اُمید کے چند الفاظ، کسی کو تسلی کے چند فقرے دیتے ہوئے چکاتے ہیں۔

''شعبۂ تدریس'' میں اپنا لوہا منوانے اور علم کے پیاسوں کی پیاس مٹانے کے ساتھ ساتھ مایوسیوں اور نا امیدیوں کی بند اور تاریک گلیوں کے مسافروں کو جن کی آنکھیں تاریکی کی اتنی عادی ہو چکی تھیں کہ انہیں کچھ سجھائی ہی نہ دیتا تھا، ان لوگوں کو اپنی گفتگو اور تحریر کے ذریعے امید اور یقین کی روشن شاہراہ کا مسافر بنایا، مُردہ دلوں کو زندگی عطا کی، بے سمت راہی کو کامیابی کی منزل کا مسافر بنایا، مایوسی اور

ڈپریشن کی دلدل میں پھنسے ہزاروں نوجوانوں کو ''کامیابی کا پیغام'' کی صورت میں نسخہ کیمیاء فراہم کیا جس کے مطالعے کے بعد لوگ جوق در جوق اُمید کے دامن کو تھامے کامیابی و کامرانی کی منازل طے کرتے چلے گئے۔ ''کامیابی کا پیغام'' کا ہر ہر لفظ انسان کے اندر اترتا چلا جاتا ہے اور پھر نہ چاہتے ہوئے بھی انسان کو کچھ کرنے کے جذبے اور اس پر استقامت کی طاقت دے جاتا ہے۔ لوگوں کی محرومیاں طاقت میں تبدیل ہوجاتی ہیں۔ یہ کتاب لوگوں کی سوچ میں انقلاب برپا کرتے ہوئے انہیں اس بات پر غور کرنے اور اس پر عمل کرنے پر اکساتی ہے کہ کامیاب زندگی گزارنے کیلئے اگر آپ کو اپنے سوچنے کا انداز بدلنا پڑے تو یہ سودا اتنا مہنگا نہیں۔

شاہ صاحب کا کمال یہ ہے کہ یہ صاحبِ علم ہونے کے ساتھ صاحبِ عمل بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی زبان سے نکلنے والا ہر لفظ اور قلم کی نوک سے صفحہ قرطاس پر منتقل ہونے والا ہر ہر حرف انسان کے دل پر اثر کرتا، اسے عمل پر ابھارتا اور شاہراہِ کامیابی کا مسافر بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا۔

دلوں پر گہرا اثر چھوڑنے ''مختصر جملوں'' پر مشتمل یہ کتاب سالوں پر محیط طویل تجربے، ہزاروں کتابوں کے مطالعے، اللہ والوں کی صحبتیں اور مختلف شعبہ ہائے کار کے لاکھوں لوگوں سے ملنے کے بعد حاصل ہونے والے نتائج ہیں جنہیں شاہ صاحب نے چند سطروں میں موتیوں کی طرح پرو دیا ہے، بالکل اسی طرح کہ جب ساحل کی ریت پر ننگے پاؤں چلتے چلتے سمندر کی لہریں پاؤں کے تلووں کو گدگداتی ہیں جس کے نتیجے میں ریت کی گہرائیوں میں چھپے نایاب موتی پانی کی سطح پر ابھرنے لگتے ہیں تو ایسے ہی یہ وہ خزانے ہیں جنہیں قاسم علی شاہ نے تلاش کیا اور ان گوہر نایاب کو صفحہ قرطاس پر منتقل کرتے ہوئے انہیں کتابی صورت میں پیش کیا۔ اس میں

سے ہر حرف اپنے اندر سمندر سموئے ہوئے ہے جسے پڑھنے کے بعد مجھ جیسا انسان اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ شاہ صاحب لوگوں کے چہرے پڑھنے کا فن ہی نہیں جانتے بلکہ یہ لوگوں کی زندگیوں کو تبدیل کرنے کے فن سے بھی پوری طرح آشنا ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ دل کی گہرائیوں سے نکلے، روحانیت اور دانش کی مٹھاس سے بھرے یہ الفاظ پڑھنے والوں کے دلوں پر گہرے اثرات چھوڑتے ہوئے انہیں زندگی کی نئی جہتوں کو تلاش کرنے میں معاون و مددگار ثابت ہوں گے۔

حافظ ذوہیب طیب
(کالم نگار)

دانش کدہ

آج تخیل پروری یا رائے سازی کیلئے بہت سے عوامل موجود ہیں، اس لیے میری نظر میں ''نئے خیالات یا سوچ'' کا سامنے آنا مشکل تو ہو سکتا ہے، کمال نہیں رہا جبکہ ''منفرد اور یگانہ خیالات'' کا موجد ہونا یقیناً قابل ستائش بھی ہے اور کمال بھی اور قاسم علی شاہ کو اگر میں اس اعتبار سے باکمال نہ کہوں تو یہ دوست ہوتے ہوئے نہیں بلکہ ان کا مداح ہوتے ہوئے ناانصافی ہوگی۔ میں جب پہلی بار قاسم علی شاہ صاحب سے ملا تو انہیں سمجھنے کیلئے میں نے عظیم یونانی فلسفی ارسطو کے اس اصول کا سہارا لیا کہ ''اگر انسان کی فطرت یا اس کے مزاج کا اندازہ لگانا ہو تو وہ اس کے معمولی اور چھوٹے چھوٹے کاموں سے لگاؤ، کیونکہ بڑے بڑے کام تو وہ سوچ سمجھ کر اور محتاط ہو کر کرتا ہے جو کہ بعض اوقات اس کی فطرت یا مزاج کے خلاف بھی ہو سکتے ہیں۔''

بلاشبہ ان کی سرشت اور طبیعت انتہائی علم دوست، انسان دوست، دُور اندیش اور جاذب نظر ہے۔ میں یہ دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ نہ تو یہ نام وَر دانشوروں کی طرح معروف دانش کدوں کے پروردہ ہیں اور نہ ہی انہیں دنیا کے مشاہدات کے وہ مواقع دستیاب ہوئے ہوں گے جو معروف دانشوروں کو دستیاب ہوئے لیکن اس کے باوجود اپنی ذات میں ایک جاذبِ توجہ دانش کدہ بن جانا قابل ستائش ہے۔ ہر معاملہ اور صورتِ حال پر ان کا زاویہ نگاہ اور اندازِ سوچ نے مجھے ہمیشہ متاثر کیا ہے۔ غیر معمولی اندازفکر نے ان کی گفتگو اور تحریر کو کئی دیگر دانشوروں

اور سماجی ماہرین سے جدا کر دیا ہے۔

معروف ادیب آسکر وائلڈ کے درج ذیل خوبصورت قول کے بعد اگر کوئی قاسم علی شاہ کو دوست سمجھتا ہے تو وہ بھی خوش نصیب ہے اور اگر کوئی دشمن سمجھتا ہے تو وہ اُس سے بھی زیادہ خوش نصیب:

"I choose my friends for their good looks, my acquaintances for their good characters, and my enemies for their good intellects."

امیر عباس
(ٹی وی اینکر)

قطبی ستارہ

کچھ لوگوں پر جان دینے کو جی چاہتا ہے۔ یہ لوگ! بس عجیب لوگ ہوتے ہیں، محبت کے امین ہوتے ہیں، پیار برساتے رہتے ہیں، دولتِ درد بانٹتے رہتے ہیں، خلوص نچھاور کرتے رہتے ہیں، اخلاص سکھاتے رہتے ہیں، کردار بناتے رہتے ہیں، تعمیرِ قوم میں لگے رہتے ہیں، حیات میں ترقی وخوشحالی کے رنگ بھرتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ معاشرے کیلئے آکسیجن ہوتے ہیں، سانس لینا آسان کرتے ہیں، گھٹن کا گلا گھونٹتے ہیں، مثبت رویّوں کی آب یاری کرتے ہیں، منفی سوچ کو تہہ و بالا کرتے ہیں۔

یہ لوگ وفا کا نقش ہوتے ہیں، تازہ ہوا کا جھونکا ہوتے ہیں۔ یہ لوگ پھول ہوتے ہیں، خوشبو ہوتے ہیں، تتلی ہوتے ہیں، جگنو ہوتے ہیں، ستارہ ہوتے ہیں بلکہ یوں کہیے کہ زندگی، محبت، معرفت اور بلند نگاہی سکھانے والا قطبی ستارہ ہوتے ہیں۔

پاکستان میں ایسا ہی ایک روشن، دمکتا، رہنمائی کے اُجالے بانٹتا قطبی ستارہ قاسم علی شاہ ہے جس پر جان دینے کو جی چاہتا ہے۔ ''کیوں؟''

اس کیوں کے جواب کیلئے کتاب کھولیے اور اپنی زندگی کو کامیابی اور خوشحالی کے حسین رنگوں سے بھر کر قاسم علی شاہ کی محبت کے ایسے ہی اسیر ہو جائیے جیسے کہ ہم ہیں۔

شاباش قاسم!

اللہ کرے مرحلۂ شوق نہ ہو طے۔

سلطان خان

Motivator, Trainer, Life-Coach, Social Reformer

Topper of a PPSC Exam, Ex-CSP Officer (Civil Servant of Pakistan)

ذرا نم ہو......

اِنسان کو اپنے اصل چہرے کی شناخت کیلئے بھی ایک لمبا سفر درکار ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

اللہ کریم کا بڑا کرم یہ ہے کہ آپ کا باطن سب پہ آشکار نہیں، ورنہ آپ شرم سے ہی نفسیاتی مریض بن جائیں۔

☆☆☆☆☆

کبھی کبھار اپنی ذات کیلئے بھی ''مفتی'' بن جائیں...... بہت سے مفتیوں کے فتویٰ سے بچ جائیں گے۔

☆☆☆☆☆

مجلس میں اچھا بننے والا اور تنہائی میں بُرا سوچنے والا......منافق ہے۔

☆☆☆☆☆

خدا سے دعا کیا کریں کہ آپ کو بُرا اور منفی سوچنے کی عادت سے نجات دے...... یہ اللہ کا کرم ہے کہ آپ کو تھکا دینے والی سوچ سے چھٹکارا مل جائے۔

☆☆☆☆☆

فائدہ تو فائدہ، لوگ لاشعوری طور پر اپنے نقصان کیلئے خوب محنت کررہے ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بہت سے لوگ چڑیا کے شکار والی بندوق سے شیر کا شکار کرنے کی کوشش کررہے ہوتے ہیں اور شیر اُن کو کھا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

جن کا اندر مضبوط ہو، باہر کے طوفان ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

☆☆☆☆☆

توانائی چھیننے والا ایک کام کر رہا ہوتا ہے اور توانائی دینے والا بھی ایک کام کر رہا ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

کبھی کبھار یہ سُننے کی کوشش کریں کہ آپ اپنے آپ سے کیا باتیں کرتے رہتے ہیں؟ ان باتوں کا معیار ہی آپ کی اصل شخصیت کا عکاس ہے۔

☆☆☆☆☆

شاہین کو پرواز کیلئے پر چاہئیں اور ہمارا تعلیمی نظام شاہینوں کے پر کاٹنے میں مصروف ہے۔

☆☆☆☆☆

جو وقت گزر گیا، اس کو یاد کر کے کچھ اصول بنا لیں...... جو وقت باقی رہ گیا ہے، وہ بہتر ہو جائے گا۔

☆☆☆☆☆

شوق کے راستے میں رات اور دن گزرنے کا احساس ختم ہو جاتا ہے......شوق وقت کی قید سے آزاد کرنے والی بہت بڑی طاقت ہے۔

☆☆☆☆☆

آپ کمانے کی بجائے اگر جیب سے لگانے لگ گئے ہیں تو یہ شوق کا راستہ ہے...... اس راستے میں تقسیم کرنے والا سرفراز ہوتا ہے اور جمع کرنے والا محروم۔

☆☆☆☆☆

جو آپ کے آنسوؤں کی قدر نہیں جانتا اس کیلئے رونا چھوڑ دیں۔

☆☆☆☆☆

سخاوت اس یقین کا نام ہے کہ جس نے مجھے نوازا ہے، اگر میں اس کی نوازشات کو تقسیم بھی کر دوں تو وہ مجھے دوبارہ نواز دے گا۔

☆☆☆☆☆

کائنات کے سب سے بڑے سخی پر یقین آپ کو سخی بنا دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

اس درخت کو کبھی مت کاٹیں جس سے لوگ چھاؤں لے رہے ہوں۔

☆☆☆☆☆

غربت ختم ہو جائے، مگر احساسِ غربت ختم نہ ہو تو یہ علامت ہے کہ آپ Develop نہیں ہوئے۔

☆☆☆☆☆

رکاوٹ نہ بننے والے کو رکاوٹوں کا سامنا کم ہی کرنا پڑتا ہے۔ اور اگر کبھی کرنا پڑ بھی جائے تو رکاوٹیں اس کی عظمت کا ذریعہ ہی بنتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

آپ کا رجحان بدل جائے تو آپ کی قسمت بدل جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

بزرگ رجحان اور سوچ بدلنے کے Expert ہوتے ہیں اور یہی تبدیلی نصیب پر گہرے نقوش چھوڑ جاتی ہے......اور ہم کہنے پہ مجبور ہو جاتے ہیں کہ ''نگاہِ مردِ مومن'' سے بدل جاتی ہیں تقدیریں۔

☆☆☆☆☆

کبھی سوچیے! چلے کہاں سے تھے اور پہنچ کہاں گئے...... پھر شکر ادا کیجیے۔

☆☆☆☆☆

چھوٹے چھوٹے اغراض و مقاصد سے نکلنے والا ہی کسی بڑے مقصد سے آشنا ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

گری ہوئی بے ترتیب اینٹوں کے انبار کو ایک عظیم اور خوشنما عمارت میں تبدیل کیا جا سکتا ہے اسی طرح گرے پڑے اور بے ترتیب خیالات کو ترتیب دے کر زندگی کی عمارت کو بھی شان دار بنایا جا سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

جس کی اپنی ''خودی'' بیدار نہیں، وہ ''خودی'' کا درس کیا دے گا؟

☆☆☆☆☆

زندگی بدلنی ہو تو ایک جملے، ایک واقعے اور ایک استاد سے بدل جاتی ہے...... نہ بدلنی ہو تو ہزار کتابیں، کئی واقعات اور دانشور مل کر بھی آپ کا بال بیکا نہیں کر سکتے۔

☆☆☆☆☆

آپ کی زندگی میں ایک Inspiration ایسی ہونی چاہیے جو سب کچھ بدل کر رکھ دے...... دوسرے لفظوں میں ایک ایسی محبت ہو جس کی وجہ سے سب محبتیں قربان کرنا آسان ہو جائے۔

☆☆☆☆☆

لالچی اِنسان دھوکا جلدی کھاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

اگر آپ کو ٹیم بنانی آتی ہے تو آپ ایک فرد ہو کر بھی ادارے کے برابر کام کر سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

شہرت نہیں، اچھی شہرت بہت بڑی طاقت رکھتی ہے۔

☆☆☆☆☆

مہربانی فرما کر کثرتِ گناہ اور حسرتِ گناہ دونوں ترک کر دیں۔

☆☆☆☆☆

اس اِنسان کی عزت ضرور کریں جو آپ کے ساتھ بغیر کسی لالچ کے نیکی کر رہا ہو۔

☆☆☆☆☆

اللہ کریم سے وہ عقل مانگیں جو آپ اور آپ سے وابستہ لوگوں کے کام آ سکے۔

☆☆☆☆☆

اللہ کا کام آپ میں چند خوبیاں پیدا کر دیتا ہے اور وہ خوبیاں مال، عزت، شہرت اور آسانیوں کی شکل میں نظر آنے لگتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

اِنسان اپنے اندر کی جنگ لڑ لے تو باہر کی جنگوں کا سامنا کم ہی کرنا پڑتا ہے۔

☆☆☆☆☆

عظمت کا سفر خود شناسی سے شروع ہوتا ہے اور اکثر خود شناسی تکلیف اور دکھ کے ایام میں ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

دوست کی قدر کرو......اس سے تمہاری قدر ومنزلت بڑھ جائے گی۔

☆☆☆☆☆

اللہ تعالیٰ کا کرم یہ بھی ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی میں اچھے لوگ شامل ہو جائیں۔

☆☆☆☆☆

دعا کیجیے کہ آپ سے کبھی ایسی غلطی سرزد نہ ہو جس کے بعد آپ کی ''مت'' ماری جائے۔

☆☆☆☆☆

ایک اعلیٰ مقصد کی تلاش شروع کیجیے...... ایسا مقصد جو آپ کی شناخت بن جائے...... آپ کو زندہ رکھے...... مرنے کے بعد بھی...... لوگوں کے دلوں میں۔

☆☆☆☆☆

کردار سے کردار جنم لیتا ہے اور کردار تبلیغ سے زیادہ طاقت وَر شے ہے۔

☆☆☆☆☆

نوازنے والے کو بھول کر نوازشات کا تذکرہ...... تکبر ہی تو ہے۔

☆☆☆☆☆

کسی کی عظمت کا اعتراف اس بات کی علامت ہے کہ آپ کو عظمت کی پہچان ہے۔

☆☆☆☆☆

ہم قانونِ کشش (Law of Attraction) کی مدد سے اپنی سواری کو محفوظ کر رہے ہوتے ہیں اور ''چور'' اسی Law سے سواری کو چوری کر کے لے جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

آپ کی امامت میں بننے والی صفیں اور آپ کے جنازے میں بننے والی صفیں یہ بتاتی ہیں کہ آپ کتنے بڑے انسان ہیں۔

☆☆☆☆☆

بولنے والی نیکی سے خاموش نیکی زیادہ طاقت وَر ہے۔

☆☆☆☆☆

سب سے بڑی غلامی سوچ کی غلامی ہے اور اس غلامی کی بھی کیا مجال، اگر آپ غلامی قبول کرنے سے انکار کر دیں۔

☆☆☆☆☆

کبھی کسی کو آزاد چھوڑ کر دیکھیں، اس کا اصل چہرہ سامنے آجائے گا۔

☆☆☆☆☆

غیر پختہ شخص کے اکثر کام اور کاموں کے نتائج واضح نہیں ہوتے...... شخصیت کا پختہ ہونا بہ ذاتِ خود ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔

☆☆☆☆☆

چٹانوں کا کٹ جانا، دریا کی طاقت کی وجہ سے نہیں بلکہ دریا کی روانی واستقامت کی وجہ سے ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

جڑیں مضبوط ہوں تو بلندی نصیب میں لکھ دی جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

جینے کا جواز تلاش کر لیجئے...... مشکلات برداشت کرنا آسان ہو جائے گا۔

☆☆☆☆☆

بدنصیبی بڑی خوبصورت شکل میں آتی ہے اور ہم اسے نہیں پہچان پاتے......اس طرح خوش نصیبی بظاہر خوبصورت شکل میں نہیں ہوتی اور ہم اسے بھی پہچاننے سے انکار کر دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

یا اللہ کسی سیٹھ کا محتاج نہ بنا......صرف اپنا محتاج بنا۔

☆☆☆☆☆

یا اللہ میری توانائی، میرے وقت اور میری صلاحیت کو اپنی مخلوق کی خیر میں لگا دے...... یا اللہ مجھے اور میری چھوٹی چھوٹی کوششوں کو قبول فرما۔

☆☆☆☆☆

یا اللہ منہ پر تعریف اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے دوستوں سے بچا۔

☆☆☆☆☆

یا اللہ مجھے مدد لینے والے کی بجائے مدد دینے والا بنا دے۔

☆☆☆☆☆

یا اللہ وقت ضائع کرنے والے کاموں، سوچوں اور دوستوں سے بچا۔

☆☆☆☆☆

یا اللہ چھوٹے چھوٹے ذاتی کام لے کر عظمت کی دعائیں دینے والے منافقوں سے بچا۔

☆☆☆☆☆

یا اللہ، میری زندگی کو کوئی معنی و مقصد عطا فرما۔

☆☆☆☆☆

بعض اوقات نعرے لگانے والوں سے زیادہ بڑا کام لیبارٹری میں بیٹھا سائنس داں اور کسی پارک کی لائٹ میں بیٹھا طالبِ علم کر جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

دنیا کا سب سے طاقت وَر انقلاب خاموش انقلاب ہے اور اکثر اس کی شروعات انسانوں کے دلوں سے ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

Success Story کی تعریف یہ ہے کہ زیادہ مسائل کے باوجود
آپ نے کامیاب ہو کر دِکھادیا۔

☆☆☆☆☆

استاد کا کام سوالات کے جوابات دینے کے ساتھ ساتھ کچھ نئے
سوالات کو پیدا کرنا بھی ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

وہ استاد کمال کا انسان ہے جو اپنے اخلاق اور کردار سے آپ کی
زندگی کو بدل کر رکھ دے۔

☆☆☆☆☆

بہت سی کتابیں اور ان کتابوں کا علم کسی کام کا نہیں، اگر زندگی میں
کوئی ایسا مقصد نہیں جس کیلئے آپ علم اکٹھا کر رہے ہوں۔

☆☆☆☆☆

ہزار غلطیوں کے باوجود بھی اگر لوگ آپ کی عزت کرتے ہیں اور آپ سے محبت کرتے ہیں تو مان لیں کہ یہ "مالک کا کرم ہے۔"

☆☆☆☆☆

جس طرح جسمانی بڑھوتری بہت ضروری ہے، اس کے بغیر ہم جسمانی لحاظ سے ابنارمل لگتے ہیں۔اسی طرح فکری ارتقاء کے بغیر بھی ہم نارمل نہیں لگتے۔

☆☆☆☆☆

ساری دنیا کے رہنماؤں کی رہنمائی بھی کچھ نہیں کرسکتی اگر آپ کچھ کرنا نہیں چاہتے۔

☆☆☆☆☆

ہم اپنی ایک پرانی اور عجیب سی عادت نہیں بدلتے اور اس عادت کی وجہ سے اپنے کئی بہترین دوست گنوا دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

یہ بزرگوں کا فیض ہے کہ آپ چلہ معکوس لگائے بغیر بھی ہدایت پا جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

اپنے بچوں سے پیار کرنے والا ''انسان کا بچہ'' بن کر رہتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ہمارا زیادہ تر ابلاغ زبان کے بغیر ہوتا ہے اور اگر یہ ابلاغ کمزور ہو تو زبان کو چیخنے کی زحمت کرنا پڑتی ہے۔

☆☆☆☆☆

بڑے بڑے درویشوں سے زیادہ طاقت وَر دعا آپ کے والد اور والدہ کی ہے اور ہم انہیں نظر انداز کر کے کسی ''پیر بابا''، کسی ''سرکار''، کسی ''مخدوم'' کو تلاش کرتے ہوئے زندگی غرق کر دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

یا اللہ، بزرگوں کا فیض عطا فرما اور بزرگوں کے نالائق بچوں کی جہالت سے بچا۔

☆☆☆☆☆

ہم نے کھانا کھانے والے درویش کی بجائے کھانا کھلانے والا درویش بننا ہے۔

☆☆☆☆☆

نئے مقام کو حاصل کرنے کیلیئے سابقہ مقام کو چھوڑنا لازم ہے۔

☆☆☆☆☆

جس شخص کو اپنے گھر سے محبت نہیں ملی، اس کیلیئے محبت تقسیم کرنا بہت مشکل ہے۔

☆☆☆☆☆

گزشتہ سے پیوستہ رہنے والا امیدِ بہار نہیں رکھ سکتا۔

☆☆☆☆☆

کئی لوگ دفتر سے اپنی افسری گھر لے آتے ہیں اور گھر کا سکون برباد ہو جاتا ہے، کیونکہ بچوں کو افسر نہیں، ایک شفیق باپ کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

دُور کے فاصلوں کو ''مارک'' کرنے والے میزائل کا نام محبت ہے۔

☆☆☆☆☆

بڑا انسان وہ ہے جو دوسروں کی ترقی دیکھ کر خوشی محسوس کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

یا اللہ، اہل پیر کی نا اہل اولاد سے بچا۔

☆☆☆☆☆

باہر کے اندھیروں کی خیر ہے، بس کبھی اندر اندھیرا نہ ہونے دیجیے۔

☆☆☆☆☆

رب کی دھرتی پہ رہنے والی اس کی مخلوق سے پیار کرو...... یہی راز بہت بڑا راز ہے۔

☆☆☆☆☆

جس طرح جوانی ایک وقت پر اپنا اظہار کرنے لگتی ہے، اسی طرح ہماری خوابیدہ صلاحیتیں بھی ظاہر ہونے کیلئے ایک مخصوص وقت اور حالت کا اِنتظار کرتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

ایک ایسے وست کی تلاش کیجیے جس کے ساتھ آپ بیٹھ کر کہہ سکیں Together We Fly۔

☆☆☆☆☆

ہم لوگوں کو لاکھ سمجھاتے رہیں، انہیں وہی بات سمجھ آتی ہے جو وہ سمجھنا چاہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

کئی لوگ دو جمع دو کو پانچ اور کچھ دو جمع دو کو تین کرتے زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ کامیابی دو جمع دو چار کرنے والوں کیلئے ہے۔

☆☆☆☆☆

یا اللہ، ذہنی اذیت دینے والے لوگوں سے بچا۔

☆☆☆☆☆

تعلیمی نظام کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ اس نے تربیت کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے۔ کاغذ کے ٹکڑے (ڈگری) کو حاصل کرنے کے بعد بھی ہم تقریباً ویسے ہی ہوتے ہیں جیسے اس سے پہلے تھے۔

☆☆☆☆☆

ایک دوائی ایک کیلئے صحت ہے اور دوسرے کیلئے موت۔ اسی طرح ایک نصیحت ایک کیلئے کارگر اور دوسرے کیلئے صرف ایک عام سی بات۔

☆☆☆☆☆

دکھ یہ نہیں کہ ہمارے نظام میں امامت اچھی نہیں ہے۔ دکھ یہ ہے کہ یہ نظام اچھا امام پیدا نہیں کر رہا۔

☆☆☆☆☆

مواقع کا دوسرا نام انسان ہے اور ہم انسانوں سے پیار نہیں کرتے۔

☆☆☆☆☆

انسان کی خوش نصیبی کچھ لوگوں سے جڑی ہوتی ہے اور بد نصیبی بھی کچھ لوگوں کی شکل میں آتی ہے۔

☆☆☆☆☆

اندھی عقیدت سوال چھین لیتی ہے اور سوال ہی علم تک پہنچنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

☆☆☆☆☆

اگر بچے کو والدین سے محبت نہیں ملی تو وہ ادھوری شخصیت کے ساتھ، غیر مؤثر زندگی گزارنے پہ مجبور ہو جائے گا۔

☆☆☆☆☆

اکثر رائے دینے والے جانتے نہیں اور جو جانتے ہیں، وہ رائے دینے سے گریز کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

اِمتحانات میں نمبر ہی سب کچھ نہیں۔ زندگی کے امتحان میں کامیابی کیلئے اچھی تربیت بہت ضروری ہے۔

☆☆☆☆☆

بوجھ اُٹھانے والا کسی پر بوجھ بننا پسند نہیں کرتا۔

☆☆☆☆☆

بچوں کو شعور دیجیے...... اِنتخاب وہ خود کر لیں گے۔

☆☆☆☆☆

اپنے ارد گرد ناکامیاں دیکھنے والے کے اندر بھی ناکامی نقش ہو جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

انسانوں سے لڑنا چھوڑ دیجیے......مسائل سے لڑنا سیکھیے۔

☆☆☆☆☆

خود کو تبدیل کرنے کا جنون ہی حالات کو تبدیل کر دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

اصل راہی، شوق کا راہی ہے۔

☆☆☆☆☆

دنیا کا ہر پیشہ ہی Best ہے، اگر آپ The Best ہیں۔

☆☆☆☆☆

ہمارا مستقبل بیرونی ہنگاموں سے نہیں، بلکہ اندرونی ہنگاموں سے تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

اللہ تعالٰی ان کو سلامت رکھے جو اپنے نہیں، لیکن اپنوں سے بڑھ کر محبت اور خلوص رکھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بیرونی ہنگاموں سے نہیں، اندرونی ہنگاموں سے ہمارا مستقبل تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ہر شعبے کے بارے میں ہماری تھیوری اور فلسفہ یہ بتاتا ہے کہ ہم اس شعبے میں کتنے کامیاب یا ناکام ہیں۔

☆☆☆☆☆

علم حاصل کرنا بہت ضروری ہے لیکن علم سے زیادہ وہ مقصد اہم ہے جس کیلئے علم حاصل کیا جا رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

غفلت کی نیند سونے والے قائدین قوم کو بیدار نہیں کر سکتے۔

☆☆☆☆☆

اگر کسی کی جدائی نے درد دیا اور یہ درد آپ کو خدا کی ذات تک لے گیا تو درد دینے والے "محسن" کیلئے بھی دعا کیجیے...... یہی درویشی کے سفر کی ابتداء ہے۔

☆☆☆☆☆

غیر موجود پر یقین ہی آپ کی موجودہ زندگی کو بدل کر رکھ دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

آئینہ کی طرح بعض لوگ، حالات، مسائل اور رکاوٹیں بھی ہماری اصل شکل ہمارے سامنے عیاں کر دیتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

دنیا کے نظام میں ایک دن میں ہزاروں لاکھوں تبدیلیاں آ رہی ہوتی ہیں......کبھی سوچیئے، آپ کی وجہ سے دنیا میں کیا تبدیلی آئی؟......چلیں، یہی بتا دیں کہ آج آپ کی وجہ سے کسی کی دنیا میں کیا فرق پڑا؟

☆☆☆☆☆

آپ کی پسندیدہ شے کئی لوگوں کیلئے ناپسندیدہ ہو سکتی ہے اور اسی طرح سب کی پسندیدہ شے آپ کو ناپسند بھی ہو سکتی ہے۔

☆☆☆☆☆

تاریخ گواہ ہے کہ بعض اوقات ایک شخص کا آغاز ایک نئے زمانے کے آغاز میں بدل جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

محبت پانے کیلئے محبت بانٹنا بڑا ضروری ہے۔

☆☆☆☆☆

جو کئی سال سے منفی سوچنے کا تجربہ رکھتا ہو اس کیلئے منفی سوچنا بہت آسان ہے۔

☆☆☆☆☆

جواب پہلے سے ہمارے اندر ہی چھپے ہوتے ہیں، صرف سوال کرنے کی دیر ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

اپنی ہی بنائی ہوئی حدود میں قید شخص، زندگی کے ممکنات کو بھی محدود کر دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ترقی کیلئے دوسروں سے موازنہ نہ کیجیے۔ صرف اپنے ماضی اور حال کا موازنہ کیجیے...... آپ کو ''اپنی ترقی'' کی سمجھ خود بہ خود آ جائے گی۔

☆☆☆☆☆

چھوٹا مسئلہ زیادہ دیر تک رہے تو بڑے مسئلے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

اَنا کی جنگ لڑنے والا، بڑی جنگ کا مجاہد نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

ہماری رائے بننے میں ہمارے ماضی اور ماضی کے تجربات کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ کئی دفعہ ہمارے تجربات کے نتائج حتمی نہیں ہوتے اور ہم اپنی رائے کو حتمی سمجھ بیٹھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

اگر ہمیں دین کے معنوی پہلوؤں کا علم نہ ہو تو ہم ظاہری پہلوؤں کی تبلیغ سے تسکین حاصل کرنے لگ جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بات کرنا کافی نہیں، بات میں تاثیر ہونا ضروری ہے اور تاثیر خلوص اور عاجزی کے بغیر نہیں آتی۔

☆☆☆☆☆

اے خدا سے غافل انسان، یاد رکھ، خدا تجھ سے غافل نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

ملازم روپے کا ہو یا لاکھ کا ہو۔ اس کی سوچ ملازموں والی ہی رہتی ہے۔

☆☆☆☆☆

اللہ والوں کے نام، بغیر مارکیٹنگ مینیجر اور برانڈ مینیجر کے قائم دائم رہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سیاحت کرنے والے کا ''تصورِ جنت'' زیادہ واضح ہوگا۔

☆☆☆☆☆

ظاہر کی دنیا میں ظاہری آنکھ اور باطن کی دنیا میں باطنی آنکھ منظر کو آشکار کرتی ہے۔

☆☆☆☆☆

ظاہر سے گزر کر باطن تک پہنچنے والا انسان بھی روحانی انسان بن سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

مومن کا سجدہ خالق کو ہو گا اور کافر کا سجدہ مخلوق کو..... سجدے کا مطلب یہ ہے کہ ''میرا سب کچھ نثار آپ پر۔''

☆☆☆☆☆

خدا کو پانے کے بعد کوئی شخص ویسا نہیں رہتا جیسا وہ خدا کو پانے سے پہلے تھا۔

☆☆☆☆☆

ایمان والے کا ہر عمل حمدِ خداوندی میں ڈھل جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

کبھی غور کیجیے کہ کائنات کی ہر شے بول رہی ہے: Made by Allah۔

☆☆☆☆☆

باہر کا انقلاب کیا بدلے گا اگر آپ کے اندر انقلاب نہیں آیا۔

☆☆☆☆☆

اِنسانیت کی خدمت کا خواب دیکھنے والو! کسی ایک انسان کی بے لوث خدمت سے آغاز کر دو۔

☆☆☆☆☆

آپ کی Growth...... نتائج کے بدلنے...... نئے دوستوں کے شامل ہونے اور ویژن (Vision) سے ظاہر ہو جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

سب وہی دیکھ رہے ہوتے ہیں جو آپ دیکھ رہے ہیں لیکن اہم بات یہ ہے کہ کیا آپ بھی وہی سوچ رہے ہیں جو سب سوچ رہے ہیں؟

☆☆☆☆☆

کبھی حالات کو اپنے مطابق ڈھال لیں اور کبھی حالات کے مطابق ڈھل جائیں......اور چلتے جائیں۔

☆☆☆☆☆

انسان کا کمال یہ ہے کہ ہر طرح کے حالات میں سے یہ کچھ نہ کچھ سیکھ سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

اپنی کامیابی کیلئے ہم اپنی صلاحیتوں اور توانائی کے علاوہ سب کچھ لگا دینے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں اور پھر کامیابی کسی اور کو مل جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

خلوص سے محنت کرنے والے کو کوئی نہ کوئی غیر مرئی مدد ضرور مل جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

ان چیزوں کی فہرست بنایئے جن کو پیسے سے نہیں خریدا جا سکتا۔ پھر ان چیزوں کی قدر کرنا شروع کر دیجیے......زندگی پُرسکون ہو جائے گی۔

☆☆☆☆☆

سب غم اور سب خوشیاں سر آنکھوں پر...... کچھ میری مرضیاں اور کچھ میرے مالک کی مہربانیاں......

☆☆☆☆☆

معلول کو بدلنے کی تمنا چھوڑ کر علت پہ توجہ دینی شروع کر دیجیے، معلول کا گلہ خود بہ خود ختم ہو جائے گا۔

☆☆☆☆☆

کچھ کر کے دکھانے والے اپنی زندگی کے چار دنوں کو دو آرزو اور دو انتظار میں ضائع نہیں کرتے۔

☆☆☆☆☆

منفی خیالات اور منفی افراد سے نمٹنے والا ہی کامیاب ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

اچھا کرنا، اچھا کہنے سے بہتر ہے۔

☆☆☆☆☆

اگر مالک کا کرم ہو تو موسیقار کا ایک گانا، مصور کی ایک پینٹنگ اور دانش وَر کا ایک جملہ بھی اسے دِلوں میں زندہ رکھنے کیلئے کافی ہے۔

☆☆☆☆☆

کرم ہو جائے تو سالوں کی محنت کا پھل لمحوں میں ملنے لگ جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

تنگ دِل اِنسان...... دانا اور دانائی دونوں سے دُور ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ساری دنیا کی مخالفت ایک طرف اگر آپ خود اپنے مخالف نہیں۔

☆☆☆☆☆

ماضی سے سیکھ لیجیے، ورنہ مستقبل بھی ماضی جیسا ہی ہوگا۔

☆☆☆☆☆

بہت سے لوگوں نے اس دھرتی کیلئے خون بہا دیا...... چلو تم آنسو بہا کر اس کی سلامتی کیلئے دعا تو کر دو۔

☆☆☆☆☆

خدا سے اپنے پَر، اپنی پرواز اور طاقتِ پرواز مانگو۔

☆☆☆☆☆

قدرت غلامی پسند قوم کو آزادی کی نعمت نہیں دیتی۔

☆☆☆☆☆

اگر آپ کا رویہ مثبت ہے تو دوسروں کی خوبیاں دیکھ کر آپ اپنے اندر بھی وہ خوبیاں پیدا کرنا چاہیں گے۔

☆☆☆☆☆

اُصولوں پر زندگی گزارنا مشکل اور اُصولوں کی خاطر لڑائی کرنا آسان کام ہے۔

☆☆☆☆☆

بچوں کو مبلغ سے زیادہ ایک رول ماڈل کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

گانے والا پرندہ اپنی مستی میں گا رہا ہوتا ہے... اس فکر سے آزاد ہو کر کہ کون سن رہا اور کون نہیں سن رہا۔

☆☆☆☆☆

کسی کامیاب قوم کی سوچ، رویے اور یقینوں پر ریسرچ کریں تو آپ کو یقین آجائے گا کہ ان کو بدلے بغیر کوئی اِنقلاب نہیں آسکتا۔

☆☆☆☆☆

جو اپنے ساتھ آسانی اور سکون سے نہیں رہ سکتا وہ کسی کے ساتھ کیا پُرامن رہے گا۔

☆☆☆☆☆

لوگ صرف جسم نہیں ہیں، دماغ، دل اور روح بھی ہیں۔

☆☆☆☆☆

ہر جگہ بولنے کا موقع ڈھونڈنے والا، سننے اور سمجھنے کی صلاحیت سے عاری ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ذہانت کی بجائے ''جذباتی ذہانت'' کامیابی میں زیادہ معاون ہے۔

☆☆☆☆☆

محنت اور کوشش والا ماضی ہی، حال اور مستقبل کو بدل کر رکھ دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

کشتیاں جلانے سے پہلے یہ ضرور دیکھ لیجیے کہ جس کام کیلئے آپ کشتیاں جلا رہے ہیں وہ کام اس قابل بھی ہے کہ نہیں۔

☆☆☆☆☆

ملک کا امن آپ کے اختیار میں نہیں، مگر آپ کے اندر پُر امن رہنے کا مکمل اختیار ہونا چاہیے۔

☆☆☆☆☆

بہت سے لوگ اپنی اصلاح کرنے میں ناکام ہونے کے بعد دوسروں کی اصلاح کا بیڑا اٹھا لیتے ہیں۔ اِس طرح تقریر اور تحریر دونوں تو موجود ہوتی ہیں، مگر تاثیر غیر موجود ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

اکثر دیکھا گیا ہے کہ دوسری شادی کے خواہش مند کو دوسری بیوی کی نہیں، ایک اچھے ماہرِ نفسیات کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

اخلاقی تربیت کے بغیر کوئی اِنقلاب نہیں آ سکتا۔

☆☆☆☆☆

گرجنا...... برسنا...... اگر طویل عرصے تک رہے تو اپنی اہمیت کھو دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ہرن کھانے کے بعد کسی شیر کو یہ پچھتاوا نہیں ہوتا کہ اس نے ظلم کیا ہے...... یہ اِحساس کہ "میں نے غلط کیا ہے"...... صرف انسان کو ملا ہے اور یہی احساس اس کو توبہ...... اور عظمت کی راہ دکھاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ساری دنیا کی "ناں" کچھ نہیں بگاڑ سکتی، اگر آپ کے اندر سے "ہاں" کی آواز آ رہی ہو۔

☆☆☆☆☆

اِمتحانات میں سو فیصد کامیاب کرنے والی ذہانت سے بہتر...... وہ عادت ہے جو طالبِ علم کو زندگی کے امتحان میں کامیاب کر دے۔

☆☆☆☆☆

مالک کی اس سے بڑی عطا کیا ہو گی کہ آپ اپنی بہترین صلاحیت، قیمتی وقت اور توانائی کو کسی اعلیٰ کام کیلئے استعمال کر رہے ہوں۔

☆☆☆☆☆

وہ شخص آپ کا محسن ہے جو آپ کو یہ یقین دلا دے کہ "ہاں تم کر سکتے ہو۔"

☆☆☆☆☆

ہم دفتر، محلّہ، دکان اور اداروں میں اچھی شخصیت کے طور پہ خود کو پیش کر رہے ہوتے ہیں...... سوال یہ ہے کہ کیا ہم حقیقتاً بھی اچھے انسان ہیں کہ نہیں؟

☆☆☆☆☆

ماں بچے سے شدید محبت کرتی ہے، لیکن بچہ بیمار ہو جائے تو دوائی ماں کو نہیں، بچے کو ہی کھانی پڑتی ہے۔

☆☆☆☆☆

پلیٹ میں پڑے سالن اور روٹی کیلئے انسان کو تگ و دو کرنا پڑتی ہے مگر پھر بھی کئی لوگ ہاتھ پر ہاتھ رکھے پلیٹ میں پڑی کامیابی کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

غصے، اکڑپن، ضد اور بدتمیزی کے بعد معافی مانگنے والا اگر دوبارہ وہی حرکت دہرائے تو وہ نفسیاتی عارضے کا شکار ہے۔

☆☆☆☆☆

یا اللہ، ایسی خامی سے بچا جو ہماری ساری خوبیوں کو کھا جائے۔

☆☆☆☆☆

قبرستان جائیں......اپنے پیاروں کی قبروں پر فاتحہ پڑھیں......ان کی یاد کے ساتھ ساتھ یہ یقین بھی لے کر آئیں کہ کبھی ہم نے بھی چلے جانا ہے۔

☆☆☆☆☆

اگر آپ کا ذہن تعمیری نہیں ہوگا تو آپ کی توانائی تخریبی بن جائے گی۔

☆☆☆☆☆

ماہرِ نفسیات کہتے ہیں کہ 98% زندگی کے حقائق انسان کی نظروں سے اوجھل ہوتے ہیں اور یہ بھی اللہ کا ایک کرم ہے۔

☆☆☆☆☆

روحانیت کے ''ڈیرے'' پر بھی اگر جہالت کا اندھیرا ہو تو رہنمائی کہاں سے ملے گی؟

☆☆☆☆☆

اللہ تعالیٰ کا انعام ہے وہ اہلیت، جو آپ کو مثبت نتائج دے۔

☆☆☆☆☆

ہماری ذات کے بے شمار پہلو ہماری نظر سے اوجھل ہوتے ہیں...... مالک بنگلے کی چابی آپ کے حوالے کرے کہ یہ تمہارا ہے...... اور آپ صرف گیراج ہی کو کُل بنگلہ سمجھ کر ساری زندگی وہاں گزار دیں تو کتنا عجیب لگے گا۔

☆☆☆☆☆

تدریس کے شعبے کے لوگ اگر نئے افکار، نئی تحریکوں اور نئے نظریات سے آشنا نہ ہوں تو تدریس کے ذریعے تبدیلی نہیں آسکتی۔

☆☆☆☆☆

صرف عمل کافی نہیں...... بامقصد عمل ضروری ہے۔

☆☆☆☆☆

افکار اگر واضح ہوں تو اکثریت کے خیالات اور احساسات پر اثر انداز ہوتے ہیں...... غیر واضح افکار اپنی موت خود ہی مر جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بچہ کھلونے شیر کو اصلی شیر سمجھ رہا ہوتا ہے...... کھلونا کار کو اصلی کار سمجھ کر چلا رہا ہوتا ہے...... اور ہم بھی چھوٹے چھوٹے مسائل کو اصلی مسئلہ سمجھ کر پریشان ہو رہے ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

اگر آپ کے افکار بدل رہے ہیں تو آپ کی زندگی کے نتائج بھی بدل رہے ہوں گے...... نتائج میں تبدیلی کا نہ ہونا، علامت ہے کہ آپ خود کو تبدیل کیے بغیر ہی تبدیلی چاہ رہے ہیں۔اور یہ ممکن نہیں۔

☆☆☆☆☆

تعلیم کے موضوع پر دنیا کی کوئی کتاب اٹھا لیں اور تعلیم سے حاصل ہونے والے نتائج کو پڑھ لیں...... آپ کو یقین ہو جائے گا کہ ہمارا تعلیمی نظام ان نتائج سے K-2 پہاڑ جتنا دور ہے۔

☆☆☆☆☆

اگر آپ ایماندار اور سچے انسان ہیں تو آنے والے بہ ظاہر ''بے وجہ'' مسئلے میں بھی کوئی نہ کوئی ''کرم'' کا پہلو مل جائے گا۔

☆☆☆☆☆

وقت ضائع ہونے کے بعد اگر یہ احساس آ گیا ہے کہ وقت قیمتی چیز ہے تو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا مت بھولیں...... کہ آپ کو وقت کی قدر کا احساس ہو گیا...... وقت ہی تو زندگی ہے۔

☆☆☆☆☆

آرٹسٹ اپنے آرٹ کے دَم سے ہے اور آرٹ اپنے آرٹسٹ کے دَم سے۔

☆☆☆☆☆

خامیوں کی تلاش میں سرگرداں شخص کو ہر طرف خامیاں ہی نظر آتی ہیں...... تلاش ہی حقیقت بن جاتی ہے...... تلاش کا دوسرا نام ہی آپ کی شناخت ہے۔

☆☆☆☆☆

کوئی بہت اہم کام ہے جو آپ کرنے جارہے ہیں...... بہت ضروری کام...... آپ راستے میں آنے والے کی غلطی کو معاف کر دیتے ہیں...... معاف کر دینا علامت ہے کہ آپ کوئی بڑا کام کرنے جارہے ہیں...... یہی بڑی منزل اور بڑے انسان کی نشانی ہے کہ وہ معاف کر دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

یہ سال گزر گیا کتنے سبق سکھا کر...... اب نیا سال آرہا ہے...... نئے خواب بنایئے، کیونکہ منزلیں آپ کے انتظار میں ہیں۔

☆☆☆☆☆

اِنتظار بڑے مزے کی چیز ہے۔ آپ کے یقین کا امتحان، دراصل انتظار ہے۔ اس لیے کبھی امید ترک نہ کیجیے......تھوڑا انتظار کیجیے......شان دار مستقبل کا۔

☆☆☆☆☆

اللہ کے رسول ﷺ سے محبت کرنے والا، سخی ہوتا ہے۔
اللہ کے رسول ﷺ سے محبت کرنے والے کا اخلاق بہترین ہوتا ہے۔
اللہ کے رسول ﷺ سے محبت کرنے والا دوسروں کو تکلیف نہیں دیتا۔
اور اللہ کے رسول ﷺ سے محبت کرنے والا دوسروں کو برداشت کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

استاد وہ ہے جو آپ کے ایک ''مضمون'' کو آپ کیلئے آسان کر دے۔
اور بڑا استاد وہ ہے جو آپ کیلئے ''زندگی'' کے مضمون کو آسان کر دے۔

☆☆☆☆☆

خوش قسمتی دراصل خوش اَخلاقی سے شروع ہوتی ہے۔ خوش مزاج انسان کو کبھی اپنی قسمت پہ رونا نہیں پڑا۔

☆☆☆☆☆

ہمیں کئی طرح کے حالات اور لوگوں کو قبول کرنا ہوتا ہے اور ہم انہیں قبول کرنے کی بجائے ان سے جنگ کرتے رہتے ہیں۔ ہم بھول جاتے ہیں کہ انسان آج تک قدرت اور فطرت سے جنگ نہیں جیت سکا اس لیے اپنا بوجھ کم کیجیے، قدرت کے فیصلوں کو مان کر اور غیر فطری مزاج کو قبول کر کے۔

☆☆☆☆☆

ایک راستے کے انتخاب کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے کئی راستے چھوڑ دیے ہیں۔ کامیابی کی اصل قیمت کئی راستے چھوڑ دینا ہے اور اسی کا دوسرا نام کشتیاں جلا دینا ہے۔

☆☆☆☆☆

آپ کی تھوڑی سی مدد اور حوصلہ افزائی سے کسی کی ساری زندگی بدل سکتی ہے۔اس لیے تیار ہو جائیں......زندگیاں بدلنے کیلئے۔

☆☆☆☆☆

بچے پالنا کوئی بڑا کام نہیں۔ جانور اور پرندے بڑے بہتر انداز میں یہ کام صدیوں سے کرتے آرہے ہیں۔ بڑا کام بچوں کی تربیت ہے اور تربیت توجہ اور وقت مانگتی ہے۔

☆☆☆☆☆

آپ کی زندگی میں آنے والا ہر انسان بہت قیمتی ہے۔اس نے آپ کی ذات کی تکمیل میں بڑا حصہ ڈالا ہے......یہی بات سب کو قابلِ قدر بنا دیتی ہے۔

☆☆☆☆☆

آپ کو دوسروں سے منفرد بنانے والا آپ کا جذبہ ہے۔اگر آپ بغیر کسی جذبے کے زندگی گزار رہے ہیں تو یہ زندگی موت ہے۔

☆☆☆☆☆

رب سے تعلق آپ کے ''احساسِ تنہائی'' کو ختم کر دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ہر سوچ سوچتے ہوئے اور ہر کام کرتے ہوئے یہ ضرور دیکھئے کہ یہ سوچ اور کام آپ کے مقصد کے ساتھ منسلک بھی ہے کہ نہیں۔

☆☆☆☆☆

راستے دینے والوں کے راستے نہیں رکتے اور رکاوٹ بننے والوں کی اپنی رکاوٹیں کبھی دور نہیں ہوتیں۔

☆☆☆☆☆

سچا سوال دراصل سچے جواب کو تلاش کر رہا ہوتا ہے لیکن سچے جواب کو سچے سوال کی تلاش زیادہ شدت سے ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

کسی بڑے مقام تک پہنچنے کیلئے محنت کے ساتھ ساتھ آپ کی کام سے محبت اور لگن کا کردار بھی ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

آپ کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ آپ کی زندگی میں آنے والا طوفان طاقت ور ہے یا آپ کے اندر موجود آپ کی ہمت اور حوصلہ؟ یہ فیصلہ ہی آپ کو طوفان کا سامنا کرنے کے قابل بنائے گا۔

☆☆☆☆☆

امید اور یقین، دونوں مل کر اس بات کا فیصلہ کرتے ہیں کہ مستقبل میں آپ کامیاب ہوں گے یا ناکام۔

☆☆☆☆☆

خدا کے بندو! کھانا سیکھ لیا، پینا سیکھ لیا، بولنا سیکھ لیا، جینا سیکھ لیا۔ اور تو اور، محبت و نفرت بھی سیکھ لی۔ اب مہربانی فرما کر خوش رہنا بھی سیکھ لو۔

☆☆☆☆☆

بے شمار گمنام لوگوں کی محنت اور تعاون سے ایک شخص نام وَر اور کامیاب ہوتا ہے۔ اس لیے اپنے اردگرد موجود تمام لوگوں کی قدر کرنا شروع کیجیے، کیونکہ اگر یہ نہ ہوتے تو آپ بھی نہ ہوتے۔

☆☆☆☆☆

اُستاد گھنے درخت کی مانند ہوتا ہے، ایک لمبے سفر میں تھوڑی دیر کیلئے ٹھنڈی اور میٹھی چھاؤں کا ذریعہ۔

☆☆☆☆☆

کامیابی کا سفر آپ کی سوچ کی دنیا بدلنے سے شروع ہوتا ہے اور بعد میں آپ کی ساری دنیا بدل کر رکھ دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

تنقید کرنے والے راستے کے مسافر کو غلط کہتے ہیں اور جب وہ کامیاب ہو جاتا ہے تو سب کو خود ہی خبر ہو جاتی ہے کہ دراصل وہی درست تھا۔

☆☆☆☆☆

طویل راستے صبر، برداشت اور مستقل مزاجی کی قیمت ادا کیے بغیر طے نہیں ہوتے، اس لیے کسی لمبے راستے کا انتخاب کرنے سے پہلے قیمت ادا کرنے کی تیاری مکمل کیجیے۔

☆☆☆☆☆

بڑی کامیابی حاصل کرنے کیلئے پہلے بڑی وجہ دریافت کیجیے، کیونکہ دنیا کی تاریخ میں بڑے کام کسی بڑی وجہ سے کیے گئے ہیں۔

☆☆☆☆☆

ہر جیتنے والا اپنی جیت کیلئے تیاری کرتا ہے اور ہارنے والا اپنی جیت کا صرف انتظار کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

خدا تعالیٰ کی رحمت اور انعام کی بہترین شکل وہ اچھے لوگ ہیں جو آپ کو مشکل وقت میں تھام لیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

ہم چھوٹے چھوٹے کام کرنے کو آمادہ نہیں ہوتے حالانکہ چھوٹے چھوٹے کاموں کے بڑے بڑے نتائج نکلتے ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

اپنی کامیابی کے گھنے درخت کے بیج آپ کو آج بونے ہوں گے اور یاد رکھئے کہ گھنا درخت وہ ہوتا ہے جس سے دوسروں کو چھاؤں ملتی ہے۔

☆☆☆☆☆

دنیا کا کوئی ڈاکو کسی کا نصیب نہیں چھین سکا، کیونکہ نصیب بنانے والا ہی نصیب کا محافظ ہے۔ وہی سب سے بڑا محافظ ہے۔ اس کی پناہ میں آنے والے کو کوئی خطرہ نہیں رہتا۔

☆☆☆☆☆

ہم اپنے اور پرائے کی شناخت میں رہتے ہیں لیکن یہ نہیں سوچتے کہ ہم اپنے ساتھ بھی اپنوں جیسا سلوک کر رہے ہیں یا نہیں...... اپنا دشمن کسی کو اپنا دوست کیسے بنا سکتا ہے؟

☆☆☆☆☆

ہم بڑی محنت اور توجہ کے ساتھ ساتھ اپنے راستے میں دیوار کھڑی کرتے ہیں اور بعد میں اس رکاوٹ کا الزام دوسروں پہ لگا دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

ہم سب اپنے والدین، اپنے اساتذہ اور اپنے دوستوں کے مقروض ہیں اور ہمیں یہ قرض دوسروں پر احسان کر کے اتارنے ہیں۔

☆☆☆☆☆

عظیم لوگوں کو منفرد بنانے والی طاقت کا نام منفرد سوچ ہے۔

☆☆☆☆☆

جھوٹ بولنے والے شخص کو اپنے پرانے بولے جانے والے جھوٹ یاد رکھنے کی زحمت اٹھانا پڑتی ہے۔

☆☆☆☆☆

حالات کمزور لوگوں کو پیدا کرتے ہیں جبکہ طاقت وَر لوگ اپنی مرضی کے حالات پیدا کر لیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

زندگی صدیوں، سالوں، مہینوں یا دنوں میں نہیں بدلتی بلکہ زندگی اسی لمحے میں بدل جاتی ہے کہ جس میں آپ زندگی بدلنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

انسان کا اندر خوبصورت ہو تو اسے باہر بھی خوبصورتی نظر آتی ہے۔

☆☆☆☆☆

قدرت نے ہمیں بہت کچھ عطا کیا ہے اور ہمارے پاس یہ سوچنے کیلئے وقت نہیں ہونا چاہیے کہ ہمارے پاس کیا نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

اس سے بڑا کسی کیلئے اللہ تعالیٰ کا انعام نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو محنت کرنے کا جذبہ عنایت کیا ہو۔

☆☆☆☆☆

ہماری تعلیم ہمیں روزی کمانا تو سکھا دیتی ہے، لیکن جینا نہیں سکھاتی۔

☆☆☆☆☆

ناکامی یہ نہیں کہ بہت سی مشکلات آپ کا راستہ روکے کھڑی ہیں بلکہ ناکامی کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان کا سامنا کرنے کی ہمت کھو چکے ہیں اور میدان چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆

اگر آپ کو یقین ہے کہ کامیابی محنت سے نہیں قسمت سے ملتی ہے تو آپ محنت کیلئے کبھی تیار نہیں ہوں گے اور یہ یقین آپ کو ناکام کر دے گا۔

☆☆☆☆☆

اصل کامیابی کا بہترین انعام، دو احساسات کی شکل میں ہوتا ہے، ایک اندرونی سکون کا احساس اور دوسرا اپنی قدر و قیمت کا احساس۔

☆☆☆☆☆

کامیابی کیلئے ضروری ہے کہ آپ دل و جان سے کامیابی حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں۔

☆☆☆☆☆

ایک مضبوط فیصلہ آپ کی زندگی کو بدل کر رکھ سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

کامیاب اور ناکام لوگوں کے یقین ونظریات میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ ہمارے یقین ہمارے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کی طاقت رکھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

اہم بات یہ نہیں کہ آپ کتنے پل اور کتنے لمحات زندہ رہے بلکہ اہم یہ ہے کہ آپ نے کتنے لمحات میں زندگی بھر دی اور ان سے فائدہ اٹھایا۔

☆☆☆☆☆

عظیم ذہنوں میں خواب ہوتے ہیں اور پست ذہنوں میں صرف خواہشات۔

☆☆☆☆☆

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہم کہاں کھڑے ہیں۔ اصل اہمیت اس بات کی ہے کہ ہم کس سمت میں جا رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بہت سے لوگ ان جہازوں کی واپسی کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں جنہیں انہوں نے کبھی روانہ ہی نہیں کیا ہوتا۔

☆☆☆☆☆

اگر ہمیں لوگوں کے ساتھ ڈیل کرنا آ جائے تو ہماری زندگی کے پچاسی فیصد مسائل حل ہو جائیں اور ہماری کارکردگی ننانوے فیصد بہتر ہو جائے۔

☆☆☆☆☆

ہر انسان کامیابی، خوشی اور سکون چاہتا ہے اور ان تینوں کی تلاش اپنی ذات کے علاوہ پوری کائنات میں کرتا ہے جبکہ یہ کائناتی تلاش نہیں، یہ تو ذاتی تلاش ہے۔

☆☆☆☆☆

جب تک ہم یہ دریافت نہیں کر لیتے کہ ہمارے لیے کون سے کام ضروری ہیں، تب تک ہمیں غیر ضروری کام بھی کرنا پڑتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

عظمت کا سفر اپنی ذات کی شناخت کا سفر ہے۔

☆☆☆☆☆

خودشناسی کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ آپ میں غربت، بھوک، بے روزگاری اور معاشی خوف ختم ہو جاتے ہیں یعنی اگر آپ ان کا سامنا کر رہے ہیں تو پھر آپ نے اصل خزانہ (اپنی ذات) تلاش نہیں کیا۔

☆☆☆☆☆

کسی کے ساتھ محبت اور تعلق خراب کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ اس کے ساتھ لاشعوری طور پر مقابلہ اور موازنہ شروع کر دیں۔

☆☆☆☆☆

بغیر خوشبو کے پھول کیا، بغیر روشنی کے سورج کیا اور بغیر صفت کے مردِ مومن بھی نہیں۔

☆☆☆☆☆

آپ بہت کچھ کر رہے ہیں، لیکن آپ اصل میں کیا کر رہے ہیں جو بیداری (Awakening) کیلئے بہت ضروری ہے۔

☆☆☆☆☆

ہم کیوں بھول جاتے ہیں کہ عزت و احترام اور پیار مانگنے سے نہیں، دینے سے ملتا ہے۔

☆☆☆☆☆

کبھی فاصلے کو لیٹر میں، بخار کو کلوگرام میں اور دودھ کو کلومیٹر میں مت ناپئے۔ ہر شے کو ماپنے کا پیمانہ مختلف ہوتا ہے۔ غلط پیمانے سے ماپنا ایک حماقت ہے۔

☆☆☆☆☆

خوبی کے بغیر شہرت کی تمنا ایک عذاب ہے۔

☆☆☆☆☆

مارکیٹنگ کا ماہر اگر روحانیت میں آ جائے تو روحانیت بھی مارکیٹنگ کی ایک پروڈکٹ کی طرح ہی نظر آئے گی۔ ہاں جی صرف نظر آئے گی...... ہوگی نہیں...... روحانیت محفل کے بغیر، شہرت کے بغیر، تنہائی میں میلہ لگانے کا نام ہے اور خیال کا حُسنِ خیال بن جانا روحانیت ہے۔

☆☆☆☆☆

ہم اپنے محبوب اور اپنے درمیان کسی کو پسند نہیں کرتے۔ خدا محبوب ہو، تب بھی آپ خدا اور اپنے درمیان کسی کو برداشت نہیں کرتے، نہ نفس کو، نہ شہرت کو اور نہ ہی اپنی ''میں'' کو۔

☆☆☆☆☆

شہرت کی تمنا ''میں'' کا نام ہے اور جب ''میں'' ہو تو ''وہ'' نہیں ملتا۔

☆☆☆☆☆

سب روحانی ہو سکتے ہیں۔ بس، ریاکار روحانی نہیں ہو سکتا۔

☆☆☆☆☆

خالق سے تعلق کے بعد مخلوق کی خدمت واجب ہو جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

دنیا میں بعض قابلِ احترام ہستیاں ایسی ہوتی ہیں جن کا تذکرہ اور تعریف آپ کو بھی محترم بنا دیتی ہے۔

☆☆☆☆☆

زندگی میں اگر کبھی آپ ناامید ہو جائیں تو فقط ایک پُرامید بندے کو تلاش کریں اور اس کے ساتھ دس منٹ گزار لیں۔ آپ زندگی کی جنگ دوبارہ لڑنے کیلئے تیار ہو جائیں گے۔

☆☆☆☆☆

جب آپ منظم ہو جاتے ہیں تو آپ کے خیالات کو بھی تنظیم مل جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

آکسیجن کی طرح احترام بھی سب کی بنیادی ضرورت ہے۔

☆☆☆☆☆

بستر اور نیند یکساں ہونے کے باوجود خواب سب کے جدا جدا ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

محبّ الوطنی کا جذبہ ماں باپ کے بیٹے کو ''قوم کا بیٹا'' بنا دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

خیالات، نظریات اور یقین بدلتے رہتے ہیں، اسی لیے تقدیر بھی بدلتی رہتی ہے۔

☆☆☆☆☆

جینے کا جواز تلاش کرلو، مرنے کا خوف ختم ہو جائے گا۔

☆☆☆☆☆

ہر قوم کا ایک رہنما، ہر ادارے کی ضرورت ایک رہنما اور آپ کا بھی ایک رہنما ہونا چاہیے...... نہ ملے تو اپنے شوق کو امام بنایئے اور اسی کو رہنما سمجھ لیجیے۔

☆☆☆☆☆

اللہ آپ سے محبت کرنے لگے تو لوگوں کے دلوں میں آپ کیلئے محبت ڈال دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

قدرت آپ کی محنت کا پھل ضرور دیتی ہے، بس کبھی کبھی پھل دینے کا وقت بدل دیتی ہے۔

☆☆☆☆☆

اللہ نے بغیر کسی مقصد کے کوئی چیز تخلیق نہیں کی۔ آپ کی بھی تخلیق کا کوئی مقصد ہے۔ سچے دل سے اس مقصد کو تلاش کیجیے۔ آپ کی زندگی ''شان دار زندگی'' میں بدل جائے گی۔

☆☆☆☆☆

آپ کے کاموں میں رنگ اور ذائقہ Passion سے آتا ہے اور بغیر Passion کے کام اور زندگی دونوں بے ذائقہ ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بڑے انسان کے ہاتھ میں زمانے کی تقدیر لکھی ہوتی ہے اور چھوٹے انسان کی تقدیر دوسروں کے ہاتھوں میں لکھی ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

صرف بولنا ہی نہیں، چپ رہنا بھی بڑا کام ہے۔

☆☆☆☆☆

بڑا انسان اپنے کام اور وقت کو اس طرح استعمال کر رہا ہوتا ہے کہ آنے والے وقت میں لوگ اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

☆☆☆☆☆

شوق کا راستہ ہی خدا کا راستہ ہے، کیونکہ اس راستے پر انسان کو اپنے کام سے اتنی لگن اور محبت ہو جاتی ہے کہ اس کا کام عبادت بن جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

دلِ مُردہ کو زندہ کرنے کیلئے ہمیں فکر کا سکوت توڑنا ہوگا اور اس کیلئے کلامِ اقبالؒ بہترین ہتھیار ہے۔

☆☆☆☆☆

جب تک نصاب کا بیس فیصد حصہ فکرِ اقبالؒ پر مشتمل نہیں ہوتا، ہم ایک عظیم قوم نہیں بن سکتے۔

☆☆☆☆☆

درد سے بھری شاعری سے بے بسی تو پیدا ہو سکتی ہے مگر انقلاب کیلئے ایک انقلابی شاعر کی ضرورت پڑتی ہے۔

☆☆☆☆☆

پوری اُردو شاعری میں صرف حضرتِ اقبالؒ واحد شاعر ہیں جو نوجوان کو ''ستاروں پہ کمند ڈالنا'' اور ''تو شاہیں ہے'' کا پیغام دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

''زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری'' یہ دعا مانگنے کے بعد طالب علم کو جلد ہی پتا چلتا ہے کہ اس کی صورت گری کیلئے استاد ہی موجود نہیں۔

☆☆☆☆☆

میدانِ جنگ میں لڑنے کیلئے ہتھیاروں کی ضرورت ہوتی ہے اور آج کے نوجوان کو زندگی کی جنگ لڑنے کیلئے ''فکرِ اقبال'' کی ضرورت ہے اور فکرِ اقبال کی نصاب میں مقدار، نہ ہونے کے برابر ہے۔

☆☆☆☆☆

ایک تجربہ کر کے دیکھئے۔ چوبیس گھنٹے کیلئے کوئی گلہ شکوہ نہیں کرنا، پھر دیکھیں زندگی آپ کو ایک نیا رخ دِکھاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

وعدہ کریں کہ نہ کبھی محنت کرنا چھوڑیں گے اور نہ ہی خواب دیکھنا ترک کریں گے، کیونکہ خواب دیکھنے والا محنتی انسان ترقی ضرور کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

اچھا انسان معافی بھی جلدی مانگ لیتا ہے اور معاف بھی جلدی کر دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ایک نئے پروجیکٹ پہ کام شروع کریں اور یہ پروجیکٹ ہے "اپنی ذات کی بہتری کا پروجیکٹ۔"

☆☆☆☆☆

مختلف کمپنیوں کے ناموں کی طرح آپ کا نام بھی ایک برانڈ کی طرح ہونا چاہیے۔ لوگ آپ کا نام سن کر کیسا محسوس کرتے ہیں؟ آپ کے نام کے ساتھ کون سی صفت جڑی ہے؟ آپ کا نام آپ کی اصل شناخت بن رہا ہے؟

☆☆☆☆☆

بعض لوگ ہر مسئلے میں ایک اچھا موقع تلاش کر لیتے ہیں اور بعض ہر موقع میں ایک مسئلہ تلاش کر لیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بعض اوقات ناکامی ہمیں یہ سکھا رہی ہوتی ہے کہ "یہ تمہارا کام نہیں" تم کسی اور کام کیلئے پیدا ہوئے ہو۔

☆☆☆☆☆

ہیرو منفی حالات میں خیالات کو مثبت رکھنے کی طاقت رکھتا ہے۔

☆☆☆☆☆

روحانیت کانٹوں کے درمیان پھول بننے کا نام ہے۔ اندھیروں میں
روشنی کا نام اور نفرتوں کے درمیان محبت بانٹنے کا نام روحانیت ہے۔

☆☆☆☆☆

جھوٹے افکار و خیالات کے جنگل میں سچائی کی تلاش صرف صاحبِ
بصیرت کیلئے ممکن ہے۔ وہ ذاتی پیمانوں کی بجائے ازلی قوانین کو پیمانہ مانتا ہے اور
جب کسی کی جانچ کا پیمانہ اتنا اعلیٰ ہو تو وہ ''صاحب'' کہلانے کا حقدار ٹھہرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ہمیں فزکس، کیمسٹری اور ریاضی پڑھانے والے استاد کے ساتھ ساتھ
ایک ایسے استاد کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو غفلت کی زندگی کو شعور کی زندگی میں
بدل دے۔

☆☆☆☆☆

ظاہری ہنگاموں سے گزر کر باطن کی دنیا کا مسافر بن جانا روحانیت ہے۔

☆☆☆☆☆

خود پرستی کے تمام محرکات کو نظرانداز کر کے سچا خدا پرست بن جانا روحانیت ہے۔

☆☆☆☆☆

صاحبِ بصیرت نہ دیکھنے والے واقعات کو دیکھ رہا ہوتا ہے، نہ محسوس ہونے والی چیزوں کو محسوس کر رہا ہوتا ہے اور اَن سنی آوازیں بھی سن رہا ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

خدا تعالیٰ کی بے پایاں عظمت کو محسوس کرتے ہوئے زبان سے نکلنے والے الفاظ ''ذکر'' کہلاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

ہر انسان میں ایک تڑپ اور لگن موجود ہوتی ہے اور یہی تڑپ اور لگن اس کو عظمت تک لے جا سکتی ہے۔ بس چھوٹا سا کام یہ کر لیں کہ اس تڑپ اور لگن کو کوئی سمت دے دیں۔

☆☆☆☆☆

صوفی کا وجود اور روح دونوں ساجد بن جاتے ہیں اور آپ خود اندازہ کریں جس کے جسم و جاں دونوں عبادت کر رہے ہوں، مسجود اسے کیوں نہیں نوازے گا؟

☆☆☆☆☆

قائد کیلئے علم اور عمر میں بڑا ہونے سے زیادہ قیادت کی صلاحیت "Leadership Qualities" کا موجود ہونا ضروری ہے۔

☆☆☆☆☆

آخرت کے روز وہی لوگ مالکِ کائنات کے آگے جھکنے کے اہل ہوں گے جو دنیا کے معاملات میں اس کے آگے جھکنے والے تھے۔

☆☆☆☆☆

ہمارا ہر کام اقرارِ سجدہ کا عملی ثبوت ہونا چاہیے یعنی ہمیں نماز میں کیے ہوئے سجدے کا عملی ثبوت دن میں کئی بار فراہم کرنا پڑتا ہے۔

☆☆☆☆☆

آپ بڑے کام کر رہے ہیں، بہت اچھا ہے۔ مہربانی فرما کر دوسروں کے چھوٹے چھوٹے کام بھی کر دیا کریں؟ کیا پتا، وہ ان کیلئے بڑے کام ہوں۔

☆☆☆☆☆

ہم انتخاب زمین پر کر رہے ہوتے ہیں اور تقدیر آسمان پہ بدل رہی ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

پریشان رہنے سے بہتر ہے کوئی مصروفیت تلاش کرلیں اور کوئی ذمہ داری قبول کریں، کیونکہ مصروف انسان کم پریشان ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

شکرگزاری کا مطلب یہ ہے کہ ہر نعمت، منعم کی طرف سے ہے اور نعمت پر سب سے زیادہ حق بھی اِسی ذات کا ہوتا ہے جس نے نعمت سے نوازا ہو۔

☆☆☆☆☆

سب سے پست درجے کا علم وہ ہے جو آپ کو نہ خالق سے ملائے اور نہ مخلوق کی خدمت پہ اکسائے۔

☆☆☆☆☆

اللہ جب کسی بندے کو حقیر کرنا چاہتا ہے تو اسے علم سے محروم کر دیتا ہے اور جب بندہ علم والا بن جائے تو اسے اپنا علم بہت ہی حقیر محسوس ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

شرارت اور شرافت دونوں آپ کے انتخاب ہیں لیکن اصل میں آپ منتخب اپنی بدقسمتی اور خوش قسمتی کر رہے ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

ایسے علم سے لاعلمی بہتر ہے جو اپنوں کو پرایا کر دے۔

☆☆☆☆☆

علم میں بڑھوتی کی بڑی وجہ نئے نقطہ نظر یعنی Opinion کا بن جانا ہے۔

☆☆☆☆☆

مغرور کر دینے والے علم سے لاعلمی بہتر ہے۔

☆☆☆☆☆

''میں سب جانتا ہوں'' یہ وہ فلسفہ ہے جو طالب علموں کو علم کا طالب بننے سے روکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

وہ علم جو مخلوق کی خیر کیلئے استعمال ہو، علمِ نافع ہے۔

☆☆☆☆☆

کم علم پر کبھی اپنا زورِ علم استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆

وہ علم جو آپ کو راستہ دے، راستے کا شوق دے اور منزل کے قریب کرے، خیر کا علم ہے۔

☆☆☆☆☆

سوچ تبدیل کرنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ جو کچھ ہم کرتے چلے آرہے ہیں وہ درحقیقت ہماری اپنی سوچ کا نتیجہ ہے۔

☆☆☆☆☆

خود شناسی کے سفر میں مال و دولت اور شہرت سے ہٹ کر آپ سکون دینے والے کام کو دریافت کر لیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بیداری (Awakening) کے بعد انسان کو سب سے پہلے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ہم پر ہر مصیبت کسی جواز کے بغیر نازل نہیں ہوئی۔

☆☆☆☆☆

انسان سیکھنے پر آئے تو دوسروں کی غلطیوں سے سیکھ لیتا ہے اور نہ سیکھنا چاہے تو خود ہزار غلطیاں کرنے کے بعد بھی نہیں سیکھتا۔

☆☆☆☆☆

دکھ، تکلیفیں اور مشکلات دراصل انسان کے باطن کی تطہیر کیلئے آتے ہیں اور ہم گلہ کر کے تطہیر (Purification Process) کے عمل کو روک دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

جو شخص اپنی ذات، اپنے افکار اور اپنے یقینوں کو تبدیل نہ کر سکے وہ اپنے حالات کو کیا تبدیل کرے گا؟

☆☆☆☆☆

ہر چیز کو اپنے جنون کا خادم بنا دیں، کیونکہ جنون (Passion) مالک کی عطا ہے اور اسی جذبہ کے ذریعے مالک نے آپ سے بڑا کام لینا ہے۔

☆☆☆☆☆

ہر شخص کامیاب ہونا چاہتا ہے لیکن حالات کا جبر سہنے کیلئے تیار نہیں ہوتا۔

☆☆☆☆☆

کامیابی سراسر ''انتخاب'' کی بات ہے۔ اگر یقین نہیں آتا تو کسی ناکام انسان سے پوچھ لیں۔

☆☆☆☆☆

خود کو بدلیے...... یہ کائنات بھی آپ کو بدلی بدلی محسوس ہوگی۔

☆☆☆☆☆

انسان تب اچھا سوچنا شروع کرتا ہے کہ جب اسے خبر ہو جاتی ہے کہ اس کا اچھا سوچنا، دوسروں کے ساتھ ساتھ اس کی اپنی ذات کیلئے کتنا مفید ہے۔

☆☆☆☆☆

تربیت ہی اچھے کردار کو جنم دیتی ہے۔

☆☆☆☆☆

ایک کی زندگی بدلتی ہے اور پھر اس ایک کی وجہ سے ہزاروں کی زندگیاں بدل جاتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

دو چار بڑے مسئلے حل کر لیجیے۔ چھوٹے چھوٹے مسئلے مذاق لگنے لگیں گے۔

☆☆☆☆☆

اخلاص کا قانون یہ ہے کہ اگر آپ مخلص ہیں تو کامیاب ضرور ہوں گے، کیونکہ خلوص والوں کو مالک ضرور نوازتا ہے۔

☆☆☆☆☆

بے شک علم اپنے آپ سے بیگانہ کر دے لیکن اپنوں سے بیگانہ کر دینے والا علم جہالت ہے۔

☆☆☆☆☆

ہزار منافقوں کی فوج سے ایک سچا، بے لوث، محبت کرنے والا دوست کافی ہے۔

☆☆☆☆☆

بعض اوقات اچھی نیت اور سخت محنت کا نتیجہ دیر سے آتا ہے، لیکن کبھی قدرت آپ کو Motivate کرنے کیلئے مڈٹرم کے رزلٹ کی طرح کچھ اشارے بھی دے دیتی ہے۔

☆☆☆☆☆

بعض لوگ کامیابی کے موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں کو پڑھنے کے بعد جب کامیاب نہیں ہوتے تو وہ کامیابی اور سیلف ہیلپ کے ٹرینر بن جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

برتن سے وہ نکالنے کی تمنا جو آپ نے اس میں ڈالا ہی نہیں، سراسر حماقت ہے۔

☆☆☆☆☆

گاجر بونے کے بعد سیب کی تمنا کرنے والے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

☆☆☆☆☆

مذہبی اور روحانی ہونے میں بڑا فرق ہے کیونکہ بہت سے لوگ مذہبی رسوم پر سختی سے کاربند رہتے ہیں مگر ان کے وجود سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں ملتا...... روحانیت مخلوق کی خدمت کا نام ہے۔

☆☆☆☆☆

دو ملاقاتیں کبھی نہیں بھولتیں...... ایک پچیس سالہ نوجوان سے جو شعور کی ساٹھویں سالگرہ منا رہا تھا اور دوسرا ستر سال کے بوڑھے سے جس کے سارے مسائل اوران کو حل کرنے کی صلاحیت سولہ سال کے نوجوان کے برابر تھی۔

☆☆☆☆☆

آپ کے تعارف کے دو حصے ہیں: ایک آپ کی خوبیاں اور دوسرا آپ کے خوبیوں والے دوست۔

☆☆☆☆☆

بعض اوقات راستے بند ہوتے محسوس ہوتے ہیں لیکن چلنے سے پتا چلتا ہے کہ وہ کھلے ہوئے ہیں۔

☆☆☆☆☆

آپ کا سفر بھی ذاتی ہے اور منزل بھی لیکن اس ذاتی سفر اور اپنی منزل کیلئے آپ کو کئی لوگوں کا ساتھ چاہیے۔

☆☆☆☆☆

ڈھونڈنے سے پہلے یہ یقین کر لیجیے کہ وہ چیز گم شدہ بھی ہے یا نہیں۔

☆☆☆☆☆

بہترین سواری بھی کسی کام کی نہیں، اگر آپ کو کہیں جانا ہی نہیں۔

☆☆☆☆☆

فطرت سے تعلق دراصل فاطر سے تعلق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بے شمار صوفیاءِ کرام جنگل اور بیلے میں غور و فکر کرنے کے بعد مالکِ کائنات تک پہنچ گئے۔

☆☆☆☆☆

سچی تعریف ایسے ہی ہے جیسے آپ نے کسی کو خوبصورت تحفہ دے دیا ہے۔

☆☆☆☆☆

یہ سوال روز سونے سے پہلے اپنے آپ سے پوچھیں کہ ''آج آپ سے کتنے لوگوں کو آسانیاں ملیں؟''

☆☆☆☆☆

بڑے مقصد کا انتخاب کیجیے، پھر اس کے چھوٹے چھوٹے حصے بنا کر روزانہ تھوڑا تھوڑا کام شروع کر دیجیے۔ ایک دن آپ کامیاب ضرور ہوں گے۔

☆☆☆☆☆

اچھا سوشل ورکر بننے کیلیئے لازمی نہیں کہ آپ کے پاس ایم اے سوشل ورک کی ڈگری بھی ہو۔ خدمت کرنے والے کے پاس ڈگری کی بجائے خدمت کا جذبہ ہونا ضروری ہے۔

☆☆☆☆☆

ہم اپنی عادتیں بگاڑتے ہیں اور پھر یہ عادتیں ہماری زندگی کو بگاڑ کر رکھ دیتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

نیوٹن جیسے آئیڈیاز، آئنسٹائن جیسی ذہانت اور بل گیٹس جیسا اعتماد بھی کسی کام کا نہیں، اگر آپ کے پاس کوئی واضح مقصد نہیں یعنی آئیڈیاز، ذہانت اور اعتماد بھی مقصد کے بغیر کسی کام کے نہیں۔

☆☆☆☆☆

ویران قبرستان میں آباد قبر کسی درویش کی ہی ہو سکتی ہے......آباد کاروبار، آباد گھر سے سب کچھ شاد باد لیکن اگر قبر آباد نہیں تو دنیا میں رہ کر آپ نے آخرت نہیں کمائی......روشنی دینے والے کی قبر ضرور روشن ہو گی۔

☆☆☆☆☆

کچھ خواب دیکھنے والے جنونی اور دیوانوں کے خوابوں نے دنیا کو اتنی ترقی اور آسانیاں دے دیں۔ دنیا میں خواب دیکھنے والے ختم ہو جائیں تو ساری ترقی رک جائے گی۔

☆☆☆☆☆

خواب اور امید کا گہرا رشتہ ہے۔آپ خواب بنانے شروع کر دیں، آپ پُرامید ہو جائیں گے اور جس دن آپ بہت پُرامید ہوتے ہیں، اس دن آپ کا خواب دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔

☆☆☆☆☆

آپ کو ذہانت، دولت، شہرت، طاقت، وسائل، مقام و مرتبہ اور وقت جس مالک نے عطا کیا ہے، اسی کی مخلوق کے کام میں لگا دیں۔یہی درویشی ہے۔

☆☆☆☆☆

آپ کیلئے اس سے زیادہ اعزاز اور فخر کی بات کیا ہو سکتی ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی ذات کو عبادت کے لائق سمجھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

اگر نیکی اور بدی کے نتائج فوراً آنے لگیں تو انسان بھی فوراً نیک ہو جائے۔

☆☆☆☆☆

مختلف مزاجوں کو ایک بڑے کام پر لگا کر اعلیٰ نتائج حاصل کرنے والا ہی اصل لیڈر ہے۔

☆☆☆☆☆

جدائی کا احساس ہی روح کو تڑپاتا ہے، رگوں میں بجلی بن کر دوڑتا ہے اور ہماری ذات میں ہلچل پیدا کر دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

خدا سے جدائی...... اپنے مالک سے دوری...... یہ احساس ہی کُل خدائی کو خدا کی جستجو میں لگا دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

موجودہ وقت میں حاصل شدہ وسائل اور عقل وفہم کے ساتھ بہترین نتائج دینا ہی کمال کی بات ہے۔

☆☆☆☆☆

تعلقات بنانا ایک آرٹ ہے لیکن بہت سے لوگ تعلقات خراب کرنے کے آرٹسٹ ہوتے ہیں......اپنوں کو پرایا کر دینے میں ماہر۔

☆☆☆☆☆

کسی کو جان سے مارنے کی ضرورت نہیں، صرف اس کی امید ختم کر دیں، وہ روز ہی مرتا رہے گا۔

☆☆☆☆☆

پیدا ہونا، کھلونوں سے کھیلنا، محبت کا ہو جانا، تعلیم کا مکمل کرنا، نوکری کا مل جانا، شادی کا ہو جانا، بچے پالنا اور ان کے مستقبل کی فکر...اور ایک دن مر جانا...... یہ سارے کام آپ کے بڑوں اور بڑوں کے بڑوں نے صدیوں سے کیے ہیں...... عظمت کا راز ان کاموں کو کرتے ہوئے کسی بڑے مقصد کے ساتھ خود کو وابستہ کرنے میں ہے۔

☆☆☆☆☆

اگر آپ جنونی ہیں تو ایک دن میں دو دن کا کام کریں گے، اگر آپ منظم ہیں تو ایک دن میں دس دنوں کا کام کریں گے۔ لیکن اگر آپ صاحبِ بصیرت (Visionary Person) ہیں تو آپ ایک دن میں سو دن کا کام کر سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

انسان چلے جاتے ہیں لیکن ان کے کرداار اور ان کے کردار کی یادیں رہ جاتی ہیں...... مجھے حیرت ہے اس شخص پر جو بدلحاظ ہے...... ساری محنت، قابلیت کو ایک اپنی پرانی عادت کی وجہ سے ضائع کر دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

آپ ذہنی طور پر جتنا پختہ ہیں، اتنا ہی غم اور خوشی کو منظّم کرنا سیکھ جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

ہمیں ایسے حالات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے جو ہمیں پسند نہیں لیکن ان حالات نے ہمیں کچھ نہ کچھ سکھانا ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

اللہ کسی پر اس کی ہمت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا، لیکن بعض اوقات وہ ہمت بڑھانے کیلئے بھی بوجھ ڈال دیتا ہے، جس کیلئے ہم تیار نہیں ہوتے۔

☆☆☆☆☆

کمزور انسان گلہ کرتا ہے کہ حالات ہی ایسے تھے کہ میرے خواب چھن گئے۔ بہادر انسان کہتا ہے کہ انھی حالات نے مجھے خواب دیکھنے پر مجبور کر دیا۔

☆☆☆☆☆

ہم میں سے جو بھی اپنے مستقبل کو ماضی جیسا نہیں بنانا چاہتا، وہ خود کو بدلنے کی کوشش کرتا ہے اور پھر اپنے مستقبل کو بدل کر رکھ دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

توجہ ''حل'' پر لگا دیجیے، مسئلے خود حل ہو جائیں گے۔

☆☆☆☆☆

جو اپنی قسمت کی قید میں ہے، وہ آپ کی قسمت کو کیا تبدیل کرے گا۔
قسمت لکھنے والے سے رجوع ہی قسمت کو بدل دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

جس طرح مکینک اپنے اوزاروں سے ہماری کار کو ٹھیک کرتا ہے، قدرت بھی بعض لوگوں کو، واقعات کو، خوشیوں کو، غموں کو اور کچھ حادثات کو اوزار (Tools) کے طور پر استعمال کرتی ہے تاکہ آپ کی ذات میں ایک مثبت تبدیلی آجائے۔

☆☆☆☆☆

دانشوری تقریریں کرنے کا نام نہیں، بلکہ خود اپنی اور خود سے وابستہ لوگوں کی زندگی سنوارنے کا نام ہے۔

☆☆☆☆☆

سلام اس ذات کو جو دِلوں میں جذبے ڈال کر عام لوگوں سے خاص کام لے لیتی ہے۔

☆☆☆☆☆

کتاب سے اِنقلاب ممکن ہے لیکن صرف کتابیں اکٹھی کرنے سے کوئی اِنقلاب نہیں آنے والا، نہ آپ کی ذات میں اور نہ ہی ملک میں۔

☆☆☆☆☆

مہربانی فرما کر سیلف ہیلپ کی کتابیں پڑھنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کی ہیلپ کرنا شروع کریں۔

☆☆☆☆☆

دوسروں کو تب تک تبدیل کرنے کا نہ سوچیں جب تک آپ خود میں کوئی تبدیلی نہیں لے آتے۔

☆☆☆☆☆

آپ کی زندگی میں آنے والے اساتذۂ کرام میں بہترین استاد وہ ہے جو آپ کے سوچنے کا انداز ہی بدل دے۔

☆☆☆☆☆

کامیابی کی اس سے بہترین تعریف نہیں کہ کوئی مدد لینے والا، مدد دینے والا بن جائے۔

☆☆☆☆☆

ہم اپنے کام کو متاثر کر رہے ہوتے ہیں اور ہمارا کام ہماری شخصیت پر بھی اثر انداز ہو رہا ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ملازم اگر مالک کی عادتیں اپنا لے تو وہ بھی ایک دن مالک بن جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

انسان-زندگی اور موت

ہر منٹ تقریباً ڈھائی سو بچے پیدا ہوتے اور تقریباً پونے چار لاکھ انسان روزانہ دنیا میں آتے ہیں۔ اس دنیا میں جو انسان بھی آیا ہے، اسے اس دنیا سے جانا ضرور ہے۔ کوئی ڈیڑھ لاکھ انسان روزانہ اس دنیا سے چلے جاتے ہیں۔ ایک دن ہم بھی ان میں شامل ہوں گے۔

سوال یہ ہے کہ کیا اس دنیا میں آنا اور پھر یہاں کچھ ایام گزار کر چلے جانا ہی سب کچھ ہے؟ کیا یہ نظام کائنات یوں ہی بنا دیا گیا؟ کیا آپ اور میں اس دنیا میں بے وجہ بھیج دیے گئے؟ انسانی نفسیات کے ماہرین کا کہنا ہے کہ انسان ہر دَور میں اس سوال کی کھوج میں رہا ہے۔ مسلمان ہونے کے ناتے چونکہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس نے ہماری رہ نمائی کیلئے قرآن جیسی عظیم الشان کتاب ہمیں عطا کی ہے، ہمیں درج بالا سوالات کا جواب بھی اس کتابِ عظیم سے ملتا ہے۔ اس حوالے سے ارشاد خداوندی ہے: ''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔'' (سورۃ الذاریات، آیت 56)

انسانی زندگی کے مقصد کو درج ذیل آیت میں مزید واضح کیا گیا ہے:

''اسی نے زندگی اور موت کی تخلیق کی تا کہ وہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔ اور وہ (اللہ) زبردست (اور) بخشنے والا ہے۔'' (سورۃ الملک، آیت 2)

سورۃ الکہف میں ہے، ''جو چیز زمین پر ہے، ہم نے اسے زمین کیلئے آرائش بنایا ہے تا کہ لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں کون اچھے عمل کرنے والا ہے۔'' (سورۃ الکہف، آیت 7)

انسان کی منزل

ہماری زندگی ایک سفر کی مانند ہے۔ ہر لمحہ ہم آزمائش میں ہیں، جیسے کلاس روم میں بیٹھا اسٹوڈنٹ مسلسل امتحان میں ہوتا ہے۔ زندگی کا یہ سفر ہماری پیدائش سے اگرچہ شروع ہوا ہے، لیکن موت پر ختم نہیں ہوگا۔ اگر دنیا کی زندگی (خواہ کتنے ہی برس ہو) ایک شاہ راہ ہے تو موت کے بعد اگلی شاہ راہ کا سفر شروع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جیسے زندگی کا مقصد بتا دیا، اسی طرح یہ بھی بتا دیا گیا کہ اس سفر کی منزل کیا ہوگی۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''ہر سانس لینے والے کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تمہیں قیامت کے دن تمہارے اعمال کا

پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ تو جو شخص جہنم کی آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا، وہ اپنی مُراد کو پہنچا۔ اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔" (سورہ آلِ عمران، آیت 185)

گویا، انسان کی منزل اس دنیا کی آسائشیں اور مال و متاع نہیں، بلکہ جہنم ہے یا جنت ہے۔ لیکن انسان اپنی تمام توانائیاں اس دنیا کے حصول میں لگا رہا ہے، حالانکہ اللہ کے نزدیک اس دنیا کی حیثیت مرے ہوئے بکری کے بچے جتنی بھی نہیں۔ (صحیح مسلم: حدیث 7418)

انسان کا کردار

ہر فرد اپنے تئیں جنت اور جہنم کے راستے پر گام زَن ہے۔ صحیح احادیث سے پتا چلتا ہے کہ انسان نے اس دنیا میں جیسا عمل کیا ہوگا، اس کی بنیاد پر جنت اور جہنم میں درجات ہوں گے۔ چنانچہ اس دنیا کی زندگی میں انسان کا عمل یعنی کردار اور برتاؤ اس کی موت کے بعد کی زندگی میں جنت یا جہنم کا تعین کرے گا۔ نیک اور اچھے کردار والے کو جنت عطا کی جائے گی اور بد کردار و گناہ گار کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔

جو شخص اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک اور رسول اللہ ﷺ کو اُس کا آخری نبی مانے اور اللہ تعالیٰ کے احکام اور محمد ﷺ کی روشنی میں ہر چھوٹا بڑا عمل کرے، وہی اللہ تعالیٰ کے ہاں کامیاب ہے، کیوں کہ وہاں کامیابی کا معیار اللہ کی رضا اور جنت میں داخلہ ہے۔

ہماری ذمے داری یہ ہے کہ اپنے عمل اور کردار کو سیرتِ نبویؐ کے سانچے میں بدلیں۔ آپ ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ اللہ نے نو کام کرنے کا حکم فرمایا: (1) ظاہر و باطن ہر حال میں اللہ سے ڈروں (2) غصے اور خوشی دونوں میں انصاف کی بات کہوں (3) غریبی اور امیری میں اعتدال پر قائم رہوں (4) جو مجھ سے کٹے، میں اس سے جڑوں (5) جو مجھے محروم کرے، میں اسے دوں (6) جو مجھ پر ظلم کرے، میں اسے معاف کردوں (7) میری خاموشی غور و فکر کی خاموشی ہو (8) میرا بولنا ذکرِ الٰہی کا بولنا ہو (9) میرا دیکھنا عبرت کا دیکھنا ہو۔ (نسائی؛ مسند احمد)

یہ حدیث اپنی زندگی ربّ العزت کے احکام کو نبویؐ کردار کے سانچے میں ڈھال کر گزارنے کا آسان فارمولا پیش کرتی ہے۔ اپنی زندگی میں ان نو باتوں پر عمل شروع کردیجیے۔ اِن شاء اللہ، آپ کی موجودہ زندگی سیرت نبویؐ پر اور موت کے بعد کی زندگی جنت کی ہوگی۔
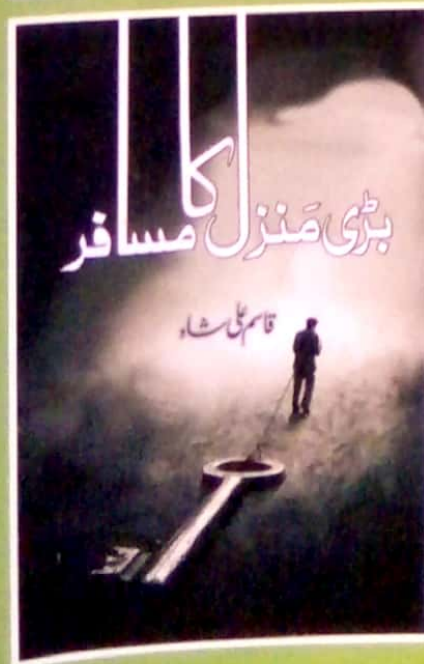
تربیت اولاد کی تحریک پیدا کرنے والی کتاب
آپ کا بچہ
کامیاب ہو سکتا ہے
سوچ کا ہمالیہ
قاسم علی شاہ
بڑی منزل کا مسافر
قاسم علی شاہ

قاسم علی شاہ - ایک تعارف

قاسم علی شاہ بنیادی طور پر ایک استاد ہیں۔ آپ 1998ء سے شعبہ تدریس سے وابستہ ہیں۔ آپ نے 2001ء میں قاسم علی شاہ اکیڈمی کے نام سے اپنا پہلا تعلیمی ادارہ قائم کیا جو لاہور جیسے تعلیم افروغ شہر میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔ قاسم علی شاہ اکیڈمی کی خاص شہرت یہاں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کی تعلیم کے ساتھ ان کی اخلاقی تربیت اور تعمیر شخصیت پر بہ طور خاص توجہ ہے۔ آپ ویزیٹنگ پروفیسر کے طور پر تدریسی شعبے میں اپنی خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔

شاہ صاحب کا اگلا پڑاؤ ٹریننگ اور تربیت ہے، کیونکہ ان کا فلسفہ ہے کہ تعلیم کا اصل مقصد تربیت ہے اور تربیت کے بغیر تعلیم اپنا اثر قائم نہیں رکھ سکتی۔ چنانچہ کئی برس سے وہ اپنے آپ کو نئی نسل کی ٹریننگ اور موٹیویشن کیلئے وقف کر چکے ہیں۔ اس ضمن میں آپ ملازمین کی موٹیویشن، کسٹمر سروس مینجمنٹ و کسٹمرز سے تعلقات، ذہنی دباؤ اور غصے پر قابو، ٹائم مینجمنٹ، لیڈرشپ، اخلاقی اقدار، اہداف کو حاصل کرنے کی مہارت، تنظیم سازی، منتظمین کی صلاحیتوں کا نکھار، کارکردگی میں اضافہ، فنی مہارتیں، شخصیت کی تعمیر، کردار سازی، آپسی تنازعات کا حل جیسے انتہائی اہم موضوعات پر لیکچرز، ورکشاپس، سیمینارز اور سمپوزیم کا باقاعدہ انعقاد کرتے ہیں۔

ملک بھر کے نمایاں تعلیمی ادارے (اسکول، کالج اور یونیورسٹی) قاسم علی شاہ صاحب سے استفادہ کر چکے ہیں، اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

تعلیمی اداروں کے علاوہ موقر سرکاری اور معروف نجی اداروں میں آپ کی ٹریننگ کو وقت کی اہم ترین ضرورت سمجھا جاتا ہے۔ قاسم علی شاہ پولیس، عدلیہ، فوج، سمیت بڑی تعداد میں کارپوریٹ اداروں کو ٹریننگ فراہم کر چکے ہیں۔

اپنی مہارت اور تجربے کے باعث آپ عصر حاضر کے مقبول ترین ٹرینر ہیں۔ ملک کے مرکزی شہروں کے علاوہ دور دراز علاقوں سے پاکستانی جوق در جوق شاہ صاحب کے تربیتی پروگراموں میں بھرپور شرکت کرتے ہیں۔ اندرونِ ملک کے ساتھ ساتھ بیرونِ ملک بھی آپ کے پروگراموں کی طلب روز بہ روز بڑھ رہی ہے۔ حال ہی میں لندن سے کامیاب ٹریننگ سیشنز کر کے لوٹے ہیں۔

ورکشاپس کے علاوہ ایف ایم ریڈیوز اور ٹی وی چینلز سے بھی لائیو پروگراموں کے ذریعے تشنگانِ علم کی پیاس بجھا رہے ہیں۔ اب تک آپ کو پی ٹی وی، سماء ٹی وی، بول ٹی وی، جیو نیوز، سٹی 42، ایکسپریس نیوز، وقت نیوز، 7 نیوز، مائی ٹی وی، پیغام ٹی وی، ہوپ ٹی وی اور FM 100، FM 98.6، FM 95، FM 101 پر بطور مہمان بلایا جا چکا ہے اور یہ فہرست طویل تر ہوتی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ سوشل میڈیا پر آپ اس وقت پاکستان کے سب سے زیادہ سرچ کیے جانے والے موٹیویشنل اسپیکر ہیں جہاں روزانہ دنیا بھر سے لاکھوں لوگ آپ کے آڈیو، وڈیو لیکچرز اور ٹاک شوز سے مستفید ہو رہے ہیں۔

قاسم علی شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اپریل 2017ء میں قاسم علی شاہ فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں آیا۔ اس فاؤنڈیشن کے ذریعے زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے کامیاب اور نامور پروفیشنلز ایک منفرد تعلیمی تکنیک کے تحت اپنے تجربات اور مہارتیں نوجوان نسل کو منتقل کر سکیں گے۔

قاسم علی شاہ کے درجنوں مضامین اور تحریروں کے ساتھ ساتھ اب تک آپ کی درج ذیل کتابیں شائع ہو چکی ہیں:- کامیابی کا پیغام، ذرا نم ہو...، آپ کا بچہ کامیاب ہو سکتا ہے، بڑی منزل کا مسافر، اونچی اڑان، سوچ کا ہمالیہ، اپنی تلاش۔

قاسم علی شاہ صاحب کے بارے میں مزید معلومات اور تازہ سرگرمیوں سے واقف رہنے کیلئے درج ذیل لنکس کو سبسکرائب کیجیے:

FACEBOOK YOUTUBE
www.QasimAliShah.com
Cell: 0321-6531424

دکان نمبر 47، فرسٹ فلور، ہادیہ حلیمہ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
Cell: 0300-8475843
Ph: 042-37361416
9789697879168